عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۱ | ۸ تا ۱۴ / صفر المظفر ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷ / اپریل ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۴۶

قادیانی جماعت

قادیانی قیادت کی نظر میں

کلمہ طیبہ کی عظمت

نماز محبوب حقیقی سے رابطے کا ذریعہ

طاعت و معصیت کے اثرات

دنیا کی حرص و طمع

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

غیر مسلموں کا مساجد میں سیر و معائنہ کے لئے داخلہ:

س:...... مسئلہ کچھ یوں ہے کہ آج کل ملک میں غیر ممالک سے حکومتی وفود آتے رہتے ہیں' جن میں غیر مسلم بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو حکومتی ارباب حل و عقد و صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی رضامندی سے مساجد کی سیر کروائی جاتی ہے۔ خاص طور پر ''فیصل مسجد'' اسلام آباد کی۔ ان وفود میں عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ تو ایسی صورت حال میں ان عورتوں اور غیر مسلموں کا مساجد میں داخل ہونا کیا جائز ہے؟

ج:...... چند مسائل لائق توجہ ہیں:

۱:...... مسجد عبادت گاہیں ہیں' تفریح گاہیں نہیں' ان کو تفریح کی جگہ بنالینا نہایت بری بات ہے۔

۲:...... غیر مسلم کا مسجد میں جانا تو جائز ہے' لیکن یہ آنے والے اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے غیر ستر کا لباس پہنا ہوا ہوتا ہے' ان کے گھٹنے ننگے ہوتے ہیں' عورتیں بے پردہ ہوتی ہیں' اور ان میں سے بہت ممکن ہے کہ بہت سے لوگوں نے غسل جنابت بھی نہ کیا ہو' ایسی حالت میں ان کا مساجد میں آنا حرام' اور مسلمانوں کے لئے قابل نفرین ہے۔

۳:...... بہت سی عورتیں ایسی ہیں کہ وہ ناپاک حالت میں ہونے کی وجہ سے مساجد میں جانے کی اہل نہیں ہوتیں۔ حیض و نفاس کی حالت میں ہیں' یا زچگی کی حالت میں ہیں یا جنابت کی حالت میں ہیں' اور وہ تو چونکہ جاہل ہیں' ان کو مسئلہ معلوم نہیں' نہ ان کے دل میں اللہ کے گھروں کا احترام ہے' اس لئے بے تکلف وہ بھی آتی جاتی ہیں' ایسی عورتوں کا آنا اور ان کو آنے کی اجازت دینا موجب لعنت ہے۔

۴:...... بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اپنے ساتھ کھیل کود کا سامان لئے پھرتے ہیں' کیمرے ان کے گلے میں حمائل ہیں اور کھانے پینے سے ان کو کوئی پرہیز نہیں۔ چھوٹے بچے کھیل کود میں مشغول ہوجاتے ہیں' الغرض مسجد کو بہت سی بے حرمتیوں کا نشانہ بنالیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کا آنا صحیح نہیں۔

۵:...... حکومت اگر غیر مسلموں کو اجازت دیتی ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ان کے دلوں میں اسلام کی عظمت قائم ہو' لیکن حکومت کو چاہئے کہ اس داخلے کے لئے خاص شرائط مقرر کرے۔

کونٹیکٹ لینس پہننے کی صورت میں وضو کے مسائل:

س:...... آج کل نظر کی عینک کے بجائے ''کونٹیکٹ لینس'' آنکھ کے اندر (گول کالے والے حصے کے اوپر) لگایا جاتا ہے۔ یہ پلاسٹک کی گول شکل میں ہے اور آنکھ کے اس حصے کو ڈھانپ لیتا ہے اور پھر اس کو لگانے کے بعد نظر کی عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ ٹرانسپیرنٹ یعنی شفاف بھی ہوتا ہے اور مختلف رنگوں میں بھی دستیاب ہیں۔ مولانا صاحب! پوچھنا یہ ہے کہ کیا لینس کی آنکھ میں موجودگی کے دوران اگر نماز کے لئے وضو کیا جائے تو کیا وہ وضو درست ہوگا؟ (ڈاکٹر کہتے ہیں کہ لینس پہننے کے بعد منہ دھویا جاسکتا ہے اور اگر آنکھ کے اندر پانی بھی چلا جائے تو کوئی حرج نہیں ہوتا)۔ براہ مہربانی آپ اسلامی نقطۂ نظر اور وضو کے قواعد و ضوابط کے مطابق بتائیں کہ آیا اس صورت میں وضو درست ہوجاتا ہے یا نہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ روزے میں اس کے لگانے سے کوئی قباحت تو نہیں؟ روزے کے ٹوٹنے یا مکروہ ہونے کا کوئی ہلکا سا بھی احتمال تو نہیں؟

ج:...... اس سے وضو اور غسل پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور روزے پر بھی کوئی کراہت لازم نہیں آتی۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا حکم:

س:...... میں کمپیوٹر کے شعبے سے منسلک ہوں اور میری ذمہ داری انٹرنیٹ کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس میں ہر قسم کے پروگرام ہوتے ہیں۔ کیا شرعی حیثیت سے اس کام کو کرنے کی اجازت ہے؟

ج:...... کمپیوٹر جدید دور کی ٹیکنالوجی ہے جس سے مفید اور مضر دونوں کام لئے جاسکتے ہیں۔ اس لئے اس کو استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ البتہ اس کی کوشش کی جائے کہ جو اس کے برے پہلو اور غلط اثرات ہیں' اس سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے۔ اس شعبہ سے منسلک ہونے اور کام کرنے میں کوئی قباحت نہیں بلکہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس شعبہ میں خاص انٹرنیٹ میں زیادہ سے زیادہ اسلام سے متعلق کام کیا جائے اور اس کو کافروں کے لئے آزاد نہ چھوڑا جائے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

سرپرستِ اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

مدیر
مولانا اللہ وسایا

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

جلد: ۲۱ | ۸ تا ۱۴/صفر المظفر ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷/اپریل ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۴۶

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
کلمہ طیبہ کی عظمت (مولانا مفتی عاصم عبداللہ)	6
حیرت انگیز اور ناقابل فراموش (مولانا محمد اکرم طوفانی)	8
نماز محبوب حقیقی سے رابطے کا ذریعہ (حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ)	10
دنیا کی حرص وطمع (مولانا ابوبکر غازی پوری)	12
طاعت ومعصیت کے اثرات (حضرت مولانا شاہ ابرار الحق مدظلہ)	16
حکام کے نام ایک کھلا خط (مولانا محمد نذر عثمانی)	18
قادیانی جماعت قادیانی قیادت کی نظر میں (المنظیم)	20
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کی سہ ماہی میٹنگ کی رپورٹ	24
اخبار عالم پر ایک نظر	25

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۱۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲۔۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیوں کو تقویت پہنچانے کی نئی سازش

بلجیم کے دارالحکومت برسلز میں قائم انٹرنیشنل کرائسز گروپ نے پاکستان کے حوالے سے "پاکستان ملا اور فوج" کے نام سے جاری کی گئی اپنی ایک رپورٹ میں حکومت پاکستان سے جو سفارشات کی ہیں ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

١:...... ایسی آئینی ترامیم ختم کی جائیں جو مذہب اور جنس میں امتیاز پیدا کرتی ہیں۔

٢:...... ایسے اسلامی قوانین کا جائزہ لیا جائے جو خواتین اور اقلیتوں کے حقوق غصب کرتے ہیں۔

٣:...... وفاقی حکومت کے ایسے امدادی کاموں کا جائزہ لیا جائے جو تعلیم، صحت اور بیروزگاری کی آڑ میں علیحدگی پسندی اور مذہبی مقاصد کو فروغ دیتے ہیں۔

٤:...... مدرسوں اور مساجد کے قواعد و ضوابط طے کئے جائیں تاکہ انتہاپسند سیاست و نظریات کا خاتمہ ہو سکے۔

٥:...... اسلامی نظریاتی کونسل کا دائرۂ کار بڑھا کر اس میں روشن خیال دانشوروں، وکلاء، اساتذہ، خواتین کی تنظیموں اور اقتصادی ماہرین کو شامل کیا جائے تاکہ بہتر اسلامی نقطۂ نظر سامنے آسکے۔ (تلخیص روزنامہ خبریں کراچی)

قارئین کرام اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ مغربی ممالک پاکستان میں رائج چند گنے چنے اسلامی قوانین، جن میں توہین رسالت کا قانون، امتناع قادیانیت کے قوانین بشمول قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم، حدود آرڈی نینس وغیرہ کو ختم کرانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہیں تاکہ ملک میں اسلام کے نام پر جو چند قوانین نافذ ہیں انہیں بھی ختم کرا کر ملک کے اسلامی تشخص کو یکسر ختم کر دیا جائے اور پاکستان بھی دنیا کے نقشے پر موجود دیگر غیر مسلم اور سیکولر ممالک کی طرح کا ایک ملک بن جائے، جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا جرم قرار دے دیا جائے، جہاں بعض عرب ممالک کی طرح داڑھی رکھنے پر قانونی طور پر پابندی عائد کر دی جائے، جہاں مسلمانوں کے طور طریقے اختیار کرنا اور شعائر اسلام کی پابندی کرنا بنیاد پرستی کی علامت بنا دیا جائے اور جہاں دہشت گردی کے خاتمہ کے نام پر وہ سب کچھ کیا جائے جو انسانیت کو شرما دے۔

ملک میں مذہب کے حوالے سے جو آئینی ترامیم اس وقت رائج ہیں، ان کے خاتمہ کا سب سے زیادہ فائدہ قادیانیوں کو پہنچے گا۔ اس لئے یہ کہنا کسی طور پر غلط نہ ہوگا کہ ان آئینی ترامیم کے خاتمے کی سفارش یا مطالبہ دانستہ یا نادانستہ طور پر قادیانیوں کے ایماء پر یا انہیں تقویت پہنچانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ قادیانی اس وقت دنیا میں استعمار کے عالمی ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان کی تمام تر کوششیں یہ ہیں کہ دنیا سے اسلام کو مٹا دیا جائے۔ عقیدۂ ختم نبوت سے بغاوت کی بنیاد پر قائم کی جانے والی یہ جماعت اسلام کو ختم کرنے کی کوشش کرنے والی ہر جماعت اور گروپ سے پرجوش تعاون کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں بے اندازہ مفادات حاصل کرتی ہے۔ قادیانیت کے مقابلہ پر جس چیز نے سد سکندری کا کردار ادا کیا ہے، وہ علمائے کرام اور دینی مدارس اور ان سے اٹھنے والے وہ مجاہدین تھے جنہوں نے قادیانیت کی ناک میں نکیل ڈال کر اس پاگل اونٹ کو انسانیت کو کچلنے سے روکا۔ اس پر قادیانی جماعت ان کے خلاف ہوگئی اور مختلف بہانوں سے انہیں نقصان پہنچانے کی کوششیں کرنے لگی۔ ملکی سطح پر جب قادیانیوں کی دال نہ گلی تو بین الاقوامی اداروں اور غیر ملکی حکومتوں کی خدمات حاصل کی گئیں، جس کی ایک مثال انٹرنیشنل کرائسز گروپ اور اس کی پیش کردہ حالیہ رپورٹ ہے جس کا سراسر فائدہ قادیانیوں کو جا رہا ہے۔ اس رپورٹ کا ایک نکتہ یہ ہے کہ وہ آئینی ترامیم ختم کی جائیں جو مذہب میں امتیاز پیدا کرتی ہیں، گویا ١٩٧٤ء میں قومی اسمبلی کی جانب سے کئے گئے فیصلے، جس کے تحت قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے اور جسے بعد ازاں آئینی ترمیم کی حیثیت دے دی گئی، اس رپورٹ کی سفارشات کے مطابق یہ ترمیم ختم کی جانی چاہئے اور قادیانیوں کی غیر مسلم حیثیت کو ختم کر دینا چاہئے۔

اس رپورٹ کا ایک نکتہ یہ ہے کہ ان قوانین کا جائزہ لیا جائے جو اقلیتوں کے حقوق کو غصب کرتے ہیں، گویا قادیانیوں پر شعائر اسلام کے استعمال پر جو پابندی عائد ...... رپورٹ میں اس کے خاتمے کا مطالبہ کیا گیا ہے، کیونکہ پاکستان میں تمام اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے، قادیانیوں کو بھی یہ آزادی حاصل ہے لیکن ان پر شعائر اسلام و

ختم نبوۃ

استعمال نہ کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے‘ جس پر قادیانیوں کو شدید غصہ ہے۔ چونکہ ایسے قوانین جو بقول رپورٹ کے ’’اقلیتوں کے حقوق کو غصب کرتے ہیں‘‘ سوائے ان قوانین کے اور کوئی نہیں جن کے تحت قادیانیوں کے شعائر اسلام استعمال کرنے پر پابندی ہے یا امتناع قادیانیت سے متعلق دیگر قوانین ہیں‘ اس لئے اس رپورٹ کی اس سفارش کا مقصد بظاہر قادیانیوں کو فائدہ پہنچانے کی مکروہ کوشش کے علاوہ اور کوئی نہیں معلوم ہوتا۔

ملک میں ایک عرصہ سے دینی حلقوں کی جانب سے رفاہ عامہ کے کام جاری ہیں۔ اس طرف دینی حلقوں کو خصوصیت سے اس وقت توجہ ہوئی تھی‘ جب قادیانیوں اور عیسائیوں کی جانب سے فلاحی کاموں کی آڑ میں تبلیغ کرکے لوگوں کو قادیانی اور عیسائی بنانے کی اطلاعات سامنے آئی تھیں۔ چنانچہ دینی حلقوں کی جدوجہد کے نتیجہ میں کئی رفاہی اداروں اور ٹرسٹوں کا قیام عمل میں آیا‘ جن کے ذریعہ مسلمانوں اور دیگر افراد کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی کی گئی تاکہ وہ قادیانیوں کے چکر میں آنے سے بچ جائیں۔ مختلف بیروزگاروں کو ان اداروں کے ذریعہ روزگار کی فراہمی بھی ہوئی ہوگی جبکہ ایسے مختلف اداروں کے زیر انتظام چلنے والے تعلیمی اداروں یا جامعات کے ذریعہ تعلیم خصوصاً دینی تعلیم کو خوب فروغ حاصل ہوا‘ جس کی وجہ سے ملک میں جہالت و ناخواندگی کو ختم کرنے میں مدد ملی۔ یہی صورتحال صحت کے حوالے سے رہی کہ ان رفاہی اداروں کے زیر اہتمام چلنے والی ہسپتالوں اور طبی کیمپوں کے ذریعہ ملک میں بیماریوں پر قابو پانے میں بڑی مدد ملی۔ اب آئیے رپورٹ کی اس سفارش کی جانب جس میں پاکستانی حکومت سے یہ سفارش کی گئی ہے کہ ایسے امدادی کاموں کا جائزہ لیا جائے جو تعلیم‘ صحت اور بے روزگاری کی آڑ میں مذہبی مقاصد کو فروغ دیتے ہیں‘ آپ غور کریں گے تو آپ کو احساس ہوگا کہ یہ سراسر ملک میں قادیانیوں اور عیسائیوں کے عمل دخل کو بڑھانے‘ رفاہی کاموں کے شعبہ میں قادیانیوں کو مکمل کنٹرول دینے‘ بے روزگاری کو واپس لاکر روزگار کے بہانے قادیانی مذہب کی ترویج کی کوشش اور دینی تعلیمی اداروں اور جامعات کی بندش کی ایک سازش کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

اسی طرح رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ انتہاپسند سیاست اور نظریئے کے خاتمے کے لئے قواعد و ضوابط طے کئے جائیں۔ آخر کافروں کے ایک ادارے کو مساجد و مدارس کے ضوابط طے کرنے کی سفارش کرنے اور وہ بھی ’’اسلامی جمہوریہ پاکستان‘‘ کی حکومت کو اس کا کیا جواز ہے؟ کیا حکومت پاکستان نے ان سے ایسی کوئی سفارش مانگی تھی؟ اگر نہیں تو وہ مساجد اور مدارس کے معاملات میں اپنی ٹانگ اڑانے کی کوشش کیوں کررہے ہیں؟ اگر یہی ان کے نزدیک بنیادی انسانی حقوق ہیں کہ دوسروں کے مذہبی معاملات میں بے مداخلت کرو تو ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ یہ انسانی حقوق کے نام کی بدترین توہین ہے اور جن لوگوں نے مساجد اور مدارس کے خلاف اور قادیانیوں کی حمایت میں یہ سفارشات وضع کی ہیں وہ انسانیت کے مجرم ہیں‘ ان کا انسانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ فطرت انسانی کے باغی اور انسان کی شکل میں حیوان ہیں۔

چلتے چلتے یہ بھی سن لیجئے کہ اس رپورٹ کی ایک سفارش یہ بھی ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل میں روشن خیال دانشوروں‘ وکلاء‘ اساتذہ‘ خواتین کی تنظیموں اور اقتصادی ماہرین کو شامل کیا جائے تاکہ بہتر اسلامی نقطہ نظر سامنے آسکے۔ یہ شاید دنیا کا سب سے احمقانہ مشورہ اور سفارش ہے۔ دنیا کا مسلّمہ اصول ہے کہ کسی خاص کام کے لئے بنائی جانے والی کونسل یا کمیٹی میں اس فن کے ماہرین ہی کو شامل کیا جاتا ہے اور غیر متعلقہ افراد اس میں شامل نہیں کئے جاتے۔ آپ ہی فیصلہ فرمایئے کہ ایک وکیل جس کی ساری زندگی انگریزی قانون کی تشریح اور جھوٹے مقدمات لڑنے اور قاتل کو معصوم اور معصوم کو قاتل ثابت کرنے میں گزری ہے یا ایک جج جو تمام عمر رشوت لے کر مقدمات کے غلط فیصلے سناتا رہا اور ظالم کو بری اور مظلوم کو سزا سناتا رہا‘ جو اسلام سے اس قدر بھی واقف نہیں کہ کلمہ ہی صحیح سنا سکے‘ ایک استاد جس کی ساری عمر اے‘ بی‘ سی‘ ڈی یا سائنس‘ جغرافیہ‘ ریاضی پڑھانے میں گزری‘ جسے اسلام کی الف‘ ب سے بھی واقفیت نہیں‘ ایک اقتصادی ماہر جس کی ساری زندگی سادہ اور مرکب سود کے الٹ پھیر اور اس کے حسابات کی درستگی میں گزری‘ ایک روشن خیال دانشور جو ساری زندگی مذہب بیزاری اور مذہب سے بغاوت کا درس دیتا رہا اور اسلام کے نام پر ملحدانہ افکار و نظریات کو فروغ دیتا رہا‘ خواتین کی تنظیمیں جو معاشرہ کی ان خواتین پر مشتمل ہیں جو اسلام کو اپنی راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ تصور کرتے ہوئے مادر پدر آزادی کی قائل و داعی ہیں‘ جب ان لوگوں کی ’’اسلامی نظریاتی کونسل‘‘ میں شمولیت ہوگی تو یہ سب مل کر اسلام کا کیا ملغوبہ بنائیں گے اور کیا حشر کریں گے؟ یہ ہر صحیح الدماغ شخص خود سمجھ سکتا ہے‘ اور ظاہر ہے کہ اس کوشش کی سفارش کرنے والے اسلام کے بدترین دشمن ہی ہوسکتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ حکومت پاکستان کو ان سفارشات کو یکسر مسترد کرتے ہوئے علی الاعلان انہیں ٹھکرا دینا چاہئے اور اسلام اور ملکی معاملات میں غیروں کی مداخلت کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے اسے ملکی معاملات میں سنگین مداخلت قرار دینا چاہئے‘ اور ساتھ ہی ساتھ اسلام اور ملکی معاملات بالخصوص اسلامی قوانین پر ہر دنیوی مفاد کو ترجیح دینی چاہئے اور ملک میں اسلامی نظام اور اسلامی قوانین کے مکمل نفاذ کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔

کلمہ طیبہ کی عظمت

زنار کاٹ ڈالا:

ایک مرتبہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ بیمار پڑے' خلیفۂ وقت نے ان کے پاس ایک طبیب کو بھیجا' اس نے علاج کیا تو مرض اور بڑھ گیا' اس پر طبیب کہنے لگا کہ اے شیخ المسلمین! آپ کی شفایابی کی مجھے ایسی فکر ہے کہ اگر میں یہ سمجھتا کہ میرے کسی عضو کے کٹ جانے سے آپ کو شفا ہو جائے گی تو میں اس کو بھی کاٹ ڈالتا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! تمہارے زنار کے کاٹنے پر میری شفا معلق ہے' اس پر اس نے زنار کاٹ ڈالا اور اسلام لے آیا۔ فوراً حضرت شبلیؒ بھی اچھل پڑے گویا انہیں کوئی مرض ہی نہ تھا' جب خلیفہ نے کہا کہ میں تو یہ سمجھا تھا کہ طبیب کو مریض کے پاس بھیجتا ہوں لیکن درحقیقت مریض کو میں نے طبیب کے پاس بھیجا تھا۔

دل میں قفل لگا ہوا ہے:

ابو مسلم خراسانی رحمۃ اللہ علیہ نے بغرض جہاد شہر مرو کا رخ کیا اور جب اس پر قابض ہو گئے تو وہاں ایک مجوسی حکیم کو دیکھا' اس سے پوچھا کہ تم حکیم کیسے بن گئے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے دنیا اور جھوٹ کو چھوڑ دیا اور ہر صبح اپنے معبود کو جس کی میں عبادت کرتا ہوں' اپنے پیروں سے کچلا کرتا ہوں۔ اس پر اس کے قتل کا حکم صادر کیا' تب وہ بولا کہ اے امیر المومنین! جلدی نہ کیجئے' پھر اس نے پوچھا کہ تیرے اس قول کے کہ اپنے معبود کو پیروں سے کچلتا ہوں' کیا معنی ہیں؟ اس نے کہا کہ آپ کی کتاب پاک میں آیا ہے کہ:

"اے نبی! آپ نے اسے دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا رکھا ہے۔"

مولانا مفتی عاصم عبداللہ

پس میں اپنی خواہش کو اپنے قدموں سے کچلا کرتا ہوں تاکہ مجھ پر غالب نہ آ جائے' تب اس سے کہا کہ جو اس حکمت تک پہنچ گیا ہو' پھر وہ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا؟ اس نے جواب دیا کہ دل میں قفل لگا ہوا ہے' اور کنجی دوسرے کے قبضہ میں ہے' اس پر امیر المومنین نے مع اپنے ہمراہیوں کے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگی کہ خدا اس حکیم کو اسلام کی توفیق دے کر اس پر کرم کر دے' اس پر وہ کہنے لگا کہ اے امیر المومنین! ذرا دعا میں الحاح کئے جائیے' اب قفل ٹلنے لگا ہے' پھر چلا اٹھا کہ لو یہ قفل کھل گیا اور میں "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی شہادت ادا کرتا ہوں۔

ایک نصرانی کی نزع کی حالت:

"روضۃ العلماء" میں مذکور ہے کہ ایک نصرانی حضرت حسن بصریؒ کی مجلس میں آیا کرتا تھا' ایک مرتبہ تین روز تک وہ نہیں آیا' آپؒ نے اس کا حال پوچھا' لوگوں نے کہا کہ وہ نزع میں ہے۔ آپ اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا کہ کیسے ہو؟ اس نے کہا کہ موت عاجل ہے' مجھے چارا نہیں' اور قبر وحشت ناک مقام ہے اور کوئی میرا ہمدم نہیں' اور آگ دہک رہی ہے اور میری جلد کو اس کی تاب نہیں' اور جنت قریب آ گئی ہے' لیکن میری رسائی نہیں' اور پل صراط اس سرے سے اس سرے تک ہے اور مجھ میں اس پر سے گزرنے کی طاقت نہیں' اور ترازو کھڑی ہے اور میری کوئی نیکی نہیں' اور پروردگار بڑا بخشنے والا ہے لیکن میرے پاس کوئی دلیل نہیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے اس سے کہا کہ تیرا وقت تو آ پہنچا' اس نے کہا کہ ذرا کنجی تو آ جائے' حضرت حسن بصریؒ اس سے روگرداں ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے' اس نے کہا کہ کیا

ختم نبوۃ

آپ مجھ سے منہ پھیرے لیتے ہیں حالانکہ وہ میرے سامنے ہے لیجئے کنجی آ پہنچی اور میں ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت دیتا ہوں پھر اسی رات اس کا انتقال ہوگیا۔ حضرت حسن بصریؒ نے اس کو خواب میں دیکھا اور اس کا حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ اللہ نے مجھے جنت کے اعلیٰ طبقوں میں جگہ دی ہے۔

''لا الہ الا اللہ'' کی برکت سے گائے پتھر بن گئی:

حضرت نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ کسی عابد کا ایک شخص پر گزر ہوا جو گائے کی پرستش کر رہا تھا عابد نے کہا کہ ''لا الہ الا اللہ'' کہہ اس نے جواب دیا کہ میں تو نہیں کرتا اس عابد نے گائے سے خطاب کرکے کہا کہ ''لا الہ الا اللہ'' کی برکت سے پتھر بن جا یہ کہنا تھا کہ اللہ کے حکم سے وہ پتھر بن گئی تب اس شخص سے اس عابد نے کہا کہ کہہ دے نہیں تو تو بھی اسی کی طرح ہو جائے گا اس پر اس نے کلمہ پڑھ لیا۔

میں شفیع المذنبین ہوں:

''روضۃ الافکار'' میں ہے کہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز میں ایک راہب کی عبادت گاہ کے پاس ٹھہر گیا تو میں نے سنا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ مجھے قصاص سے رہائی ملے اور گناہوں سے معافی چاہتا ہوں جن کی لذت تو ختم ہو چکی لیکن اس کا اثر باقی ہے میں نے اس سے پکار کر کہا کہ اے راہب تو نے دنیا کو کیسے چھوڑ دیا؟ اس نے جواب دیا کہ قبل اس کے کہ وہ مجھے چھوڑ دے میں اسے چھوڑ بیٹھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اچھا اپنا قصہ بیان کر اس نے کہا کہ میں نصرانی تھا میں نے خواب دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تجھ پر افسوس ہے تو غیر خدا کی کب تک عبادت کرتا رہے گا کیونکہ بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ شفیع المذنبین یعنی گناہگاروں کی سفارش کرنے والا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میری ہی بشارت دی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی میری نبوت کی شہادت دے چکے ہیں توریت میں میرے اوصاف مذکور ہیں انجیل میں بھی معروف ہو رہا ہوں پھر اس شخص نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر پھیرا اور کہا: اے اللہ! اپنے بندے کے دل میں ہدایت ڈال دے اور اس کو راہ راست پر چلنے کی توفیق دے پھر میں بیدار ہوا اور حالت یہ تھی کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی چیز مجھے محبوب نہ تھی پس میں مسلمان ہو گیا اور اپنے اسی عبادت خانہ میں سکونت پذیر رہا۔

بت کو پاش پاش کر ڈالا:

حضرت ابراہیم علیہ السلام ان بتوں کو بیچا کرتے تھے جو آپ کے والد تراشتے تھے اور پکار پکار کر کہا کرتے تھے کہ ایسی چیز کو خریدتا ہے جو نہ ضرر پہنچائے گی اور نہ کچھ نفع دے گی آپ سے ایک عورت نے کہا کہ میں آپ کے والد سے ایک بت خریدنا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں تیرے ہاتھ ایسا بت بیچ کرسکتا ہوں جو تین کام کرے: (۱) اس کا ایک حصہ پانی گرم کرے (۲) دوسرا کھانا پکائے (۳) تیسرا آٹا گوندھے۔ عورت آپ کی بات کو سن کر سوچنے لگی (کیونکہ ظاہر ہے کہ کوئی بت بھی ایسا نہیں کرسکتا تھا)۔ پھر آپ نے اس سے کہا کہ کیا میں تجھے ایسا معبود بتادوں کہ جو اس سے درخواست کرے پوری ہو اور جو اس سے فریاد چاہے اس کی فریاد رسی کرے؟ وہ بولی کہ بھلا اس تک رسائی کیسے ہو؟ آپ نے فرمایا: جو خالص دل سے ''لا الہ الا اللہ'' کہتا ہے اس کی رسائی ہوجاتی ہے۔ عورت نے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھا فوراً ہی بت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے منہ کے بل گر پڑا پھر وہ بولی: اے ابراہیمؑ! آپ کا پروردگار تو اچھا ہے جو اس کے سوا کسی سے امید رکھتا ہے نا کام رہتا ہے دوسرے کی عبادت میں جو مشقت اٹھائی جائے بیکار ہے پھر اس نے بت کو لے کر پاش پاش کر ڈالا۔

☆☆..........☆☆

☆...... قدرت انتقام رکھتے ہوئے غصے کو پی جانا افضل ترین جہاد ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام ایک روزہ سالانہ

ختم نبوت کانفرنس

۱۱/اپریل ۲۰۰۳ء بروز جمعہ صبح دس بجے تا رات گئے تک
جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس کے مہمان خصوصی
شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی
ہوں گے جبکہ مقررین میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مولانا اللہ وسایا مولانا محمد اکرم طوفانی صاحبزادہ طارق محمود مولانا نذیر احمد تونسوی مفتی حفیظ الرحمٰن اور دیگر علمائے کرام شامل ہیں
برائے رابطہ: جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم۔ فون: 02221-71613

حیرت انگیز اور ناقابلِ فراموش

مولانا محمد اکرم طوفانی

ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے جمال و جلال تیرا

میں نے ایک گزشتہ مضمون میں عرض کیا تھا کہ بعض واقعات انسانی زندگی میں خصوصاً مسلمانوں کے لئے رہنما اصول کا کام دے جاتے ہیں۔ اسلام کے نام لیواؤں نے کس طرح اسلام کی لاج رکھی؟ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی مثالیں پیش کیں کہ تاریخ آج تک ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ درج ذیل واقعہ بھی اپنی ہیئت میں انوکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی اور اسلام پر پختگی کا بے مثال واقعہ ہے۔ کاش کہ موجودہ دور کے مسلمان اپنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت کے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے قادیانیوں' مرزائیوں کی حرکات و سکنات پر نگاہ رکھتے اور خصوصاً علماً کرام اپنے خطبوں اور تقریروں میں جہاں اور واقعات اور اسلامی احکامات کو بیان کرتے ہیں' وہاں شریعت کے تقاضے کے مطابق اپنے خطبوں اور تقاریر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق اکثر نہ سہی تو گا ہے بگا ہے ہی کسی جمعہ کے خطبہ پر مہینہ میں ایک ہی مرتبہ یا سال میں چند مرتبہ ختم نبوت کے مفاہیم اور مالہ وما علیہ کا ذکر کرتے اور قادیانیت' مرزائیت کے پول کھول کر لوگوں کو بتاتے کہ قادیانیت مذہبی دہشت گردی اور قبضہ گروپ کا نام ہے' تا کہ موجودہ نسل جو صبح و شام گلوکاراؤں کے گانوں پر اپنے قیمتی لمحات ضائع کر رہی ہے' اس کو بھی معلوم ہو جاتا کہ قادیانیت' مرزائیت سراسر دھوکہ اور فراڈ ہے تا کہ ہمارا نوجوان ان قادیانیوں کے مکروہ دھندوں سے بچ کر اپنی زندگی گزارے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت اور بعد میں آنے والے تمام مسلمانوں نے اپنے اپنے دور میں عملی طور پر ثبوت پیش کئے ہیں کہ اسلام اور ایمان نام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اور آپ سے ملنے والے مقدس دین کو ترجیح دینے کا' اگر ہم نے اس قدر بھی اس طرف دھیان نہ دیا جتنا ایک آدمی پیٹ کی خاطر کسی بھی طرف دھیان دیتا ہے' تو پھر ہمیں اپنے ایمانوں کا جائزہ لینا ہوگا اور اس پر غور کرنا ہوگا کہ آئے دن مسلمانوں کا مصائب و آلام میں مبتلا ہونا' کہیں یہ سارے حالات ہم مسلمانوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی ادائیگی میں غفلت کی وجہ سے تو پیش نہیں آ رہے؟ قادیانی / مرزائی ڈاکٹر' افسر' حاکم و محکوم' تاجر و مزدور' زمیندر و مزارع' استاد و طالب علم' مرد و عورت سب اپنے کام میں بھی مصروف ہوتے ہیں اور ہر جگہ جہاں بھی وہ ہوتے ہیں' اپنے جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کا تعارف بھی کراتے ہیں اور خصوصاً قادیانی بے ایمان و مرتد یہ کفریہ محنت صرف اور صرف کلمہ گو مسلمانوں پر کرتے ہیں تا کہ آج کل کے بے علم اور بے خبر نوجوان اور سادہ لوح مسلمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی سے وابستہ ہو جائیں اور یہی وجہ ہے کہ ہندو' سکھ' عیسائی' یہودی یا دیگر غیر مسلم بہت ہی کم قلیل بلکہ کالمعدوم کی طرح ان کے قبضے میں آئے ہیں۔ کاش کہ مسلمان بھی اپنا کاروبار' اپنی مصروفیات جاری رکھتے ہوئے اور ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمان نوجوانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت' قادیانیت کے فتنہ اور قادیانی کفر وارتداد کی ترویج کے لئے کس طرح بھیانک طریقہ استعمال کرتے ہیں' اس کو بتلا دیتے کہ ہم محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ پر نبوت ختم کر دی گئی یعنی آپؐ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے اور آپ کے بعد کسی قسم کا اصلی' ظلی' بروزی نبی پیدا نہیں ہوگا اور نہ ہی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والے کسی بھی صورت میں مہدی اور مسیح بن سکتے ہیں۔ قادیانی / مرزائی جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں' یہ مرتد' بے ایمان اور تاریخ انسانیت کے بدترین کافر ہیں۔ اس لئے کہ ان کے گرو گھنٹال مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ' انبیاً' اولیاً اور صلحاً کی جس طرح

ختم نبوة

توہین کرنے کا رذیل ریکارڈ قائم کیا ہے وہ اپنی مثال ہے' اس کی نظیر کا تصور بھی باطل ہے۔ یوں اگر ایک مسلمان نوجوان کو جاننے والے مسلمان ہر ہفتہ میں صرف ایک ہی نوجوان کو یہ معلومات دیتے رہے تو انشاء اللہ مرزائیت تھوڑے ہی دنوں میں آشکارا ہوکر ذلت و رسوائی کے ناپاک گڑھوں میں گر سکتی ہے' ان واقعات کو یکجا کرنے کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا مطلب صرف زبانی کہہ دینا کہ ''میں قربان یارسول اللہ'' تک محدود نہیں ہے بلکہ شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے آقا و مولا محمد رسولؐ کی ذات گرامی کو ترجیح دے' اسی کا نام محبت رسولؐ ہے اور یہی کچھ صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت نے کرکے مثالیں قائم کردیں' درجہ ذیل واقعہ پڑھئے اور اس کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیے۔

بیر معونہ کا واقعہ اور صحابہ کرامؓ کی قربانی:

مشرکین مکہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے' جب بھی ان کو موقع ملتا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو ستانے اور تکلیف پہنچانے کی کوئی نہ کوئی راہ تلاش کرتے رہتے' اور یہ کفر کی ازلی ابدی عادت ہے' جنگ احد میں کفار نے جس طرح مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہوکر مقابلہ کیا اور پھر جس طرح ذلیل ہوکر شکست فاش سے دوچار ہوئے' وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ چنانچہ احد کے بعد کفار مکہ مسلمانوں کو پریشان کرنے کے لئے مختلف تدابیر سوچنے لگے۔ ایک رئیس کفار جس کا نام مورخین نے ابو براء ابن مالک لکھا ہے' یہ بد فطرت ۴ ہجری میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عادت مبارکہ کے مطابق جو ہمیشہ آپ کا طرۂ امتیاز رہی ہے' اس رئیس کو دعوت اسلام دی۔ اس غدار نے بظاہر اسلام تو قبول نہ کیا اور مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہونے کا کھلا اعلان تو نہ کیا لیکن ایک خاص چالاکی سے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! اپنے چند مبلغین کو میرے ساتھ ہمارے علاقے میں بھیج دیں تاکہ میں اپنی قوم کو دعوت اسلام دے سکوں' اگر میری قوم مسلمان ہوگئی تو ہم کو بھی اسلام قبول کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ صحابہؓ کو تبلیغ کے لئے بھیجنے میں متامل تھے' کچھ مدت پہلے اس رئیس کا بھتیجا عامر بن طفیل رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دھمکی آمیز پیغام دے چکا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنا ولی عہد مان لیں اور شہروں میں میری نامزدگی اور حکومت کا اعلان کردیں تو میں دیہاتوں میں آپ کی حکومت مان لوں گا' ورنہ میں اپنے قبیلہ کے ساتھ مدینہ پر چڑھائی کرکے اس کو نیست و نابود کردوں گا' ان دھمکی آمیز بیانات کے پیش نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ سوچ میں پڑ گئے' لیکن ابو براء نے کچھ اس قسم کا یقین دلایا جیسا کہ باطل ہر دور میں کرتا ہے' چونکہ غیب کا علم تو صرف اللہ کی ذات کو ہے' لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دے دی' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی باتوں پر اس لئے یقین کرلیا کہ ممکن ہے کہ یہ قبیلہ مسلمان ہوجائے اور ہمیشہ کے لئے جہنم سے بچ جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی کروادی کہ جو آدمی تبلیغ کے لئے آپ میرے ساتھ بھیجیں گے' ان کی ہر قسم کی حفاظت کروں گا' آپ نے اس کی بات مان لی اور تقریباً ستر اعلیٰ قسم کے قاری' جاں نثار اور عالم دین صحابہ کرامؓ پر مشتمل قافلہ اس کے ساتھ روانہ کرنے پر تیار ہوگئے۔ حدیث کی کتابوں میں ان صحابہ کرامؓ کی صفات یوں درج ہیں کہ یہ لوگ دن کو لکڑیاں چنا کرتے تھے اور رات کو مصلوں پر کھڑے ہوجاتے تھے' مطلب واضح ہے کہ دن کو مزدوری کرکے بال بچوں کو پالنے کا حیلہ کرتے تھے اور رات کو جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو فرشتے حیرت کرتے تھے۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حرام ابن ملحان انصاریؓ کی معیت میں صحابہ کرامؓ کو نجد بھیجا اور ایک خط بھی عامر بن طفیل کے نام روانہ کیا۔

شہادت سے سرفراز ہونا:

جب صحابہ کرامؓ کی یہ مقدس اور مطہر جماعت بیر معونہ پر پہنچی تو امیر لشکر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک عامر کو پیش کیا' تو اس بدبخت ازلی نے تمام سفارتی قواعد وضوابط کو پامال کرتے ہوئے خط کو دیکھتے ہی فوراً پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھینک دیا اور اپنے قریب کھڑے ہوئے ایک بدبخت کو اشارہ کیا جس نے آناً فاناً ایک نیزا ایسا مارا کہ حضرت حرامؓ کے سینے سے آر پار ہوگیا۔ خون کا فوارہ بہہ نکلا' قربان جائیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مقدس پروانوں کے جذبات عالیہ کے کہ حضرت حرامؓ نے نعرہ لگایا کہ اللہ کی قسم! رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا۔ یہ کہتے ہی زمین پر گر گئے اور جان کا نذرانہ پیش کرکے ثابت کردیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی اصلی دین اور سچی محبت ہے' اب عامر نے اپنے قبیلہ

باقی صفحہ ۱۱ پر

نماز محبوب حقیقی سے رابطے کا ذریعہ

یہ حق تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اسلام کی نماز میں ساری کائنات کی نمازیں اللہ تعالیٰ نے جمع کر دی ہیں' درختوں کا سا قیام بھی ہے' چوپایوں جیسا رکوع بھی ہے' حشرت الارض جیسا سجدہ بھی ہے' پہاڑوں کا سا تشہد بھی ہے' جنت و دوزخ کا سوال و دعا بھی ہے' ملائکہ جیسی صف بندی بھی ہے' سیارات کا دوران بھی ہے' اس واسطے کہ ایک رکعت پڑھنے کی ممانعت فرمادی گئی ہے' کم سے کم دو رکعت ہوں' دو ہوں' تین ہوں' چار ہوں' اگر نفل نماز ہے تو آٹھ پڑھی جائیں۔ غرض تنہا ایک رکعت پڑھنا اس کی ممانعت ہے' اس کے ساتھ ایک اور ملاؤ تا کہ شفعہ بن جائے' تو دو یا چار رکعت کی نماز میں آپ کیا کرتے ہیں؟ جو کام پہلی رکعت میں کیا' الحمد للہ پڑھی' سورت پڑھی' تسبیح پڑھی' دوسری رکعت میں پھر وہیں سے شروع کر دیتے ہیں' وہی الحمد للہ' وہی سورت' وہی تسبیح' وہی تحمید' تو جہاں سے چلے تھے پھر وہیں آ گئے' تو ایک دور ہے آپ کی نماز میں' تو سیارات جیسی گردش بھی ہے آپ کی نماز میں' تو جامع ترین نماز ہے کہ جتنی ہیئتیں ممکن ہیں' عقلاً وہ سب دی گئی ہیں تاکہ بندہ عبادت اور تذلل کے ساتھ بیٹھے تو اپنی ذلت کا اظہار' جھکے تب ذلت کا اظہار۔

عبادت کا صحیح مفہوم:

غرض عبادت نام ہے اظہار تذلل کا' انتہائی درجہ کی ذلت اپنی پیش کی جائے' اس لئے کہ جس ذات کے سامنے آدمی کھڑا ہوتا ہے' وہ انتہائی عزت کے مقام پر ہے' اس کے بعد کوئی درجہ نہیں عزت کا' اس کے سامنے اتنی ذلت پیش کی جائے کہ اس کے بعد ذلت کا کوئی درجہ باقی نہ رہے' تو ذلیل محض بن کر آدمی اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہوگا' اس لئے کہ وہ عزت کے انتہائی مقام پر ہے' اس کا فرض ہے کہ ذلت کے انتہائی مقام کو پیش کرے' کھڑے ہوتے ہیں آپ جامد و ساکت' یہ ایک درجہ ہے اظہار ذلت کا اس کے بعد ناک' پیشانی زمین پر ٹیک دی' یہ آخری

حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب

درجہ ہے اظہار ذلت کا' اس کے بعد ہاتھ اٹھائے دعائیں مانگیں' تو بھیک مانگنا سب سے زیادہ انتہائی درجہ ہے ذلت کا' تو جتنی ہیئتیں ہیں وہ سب اظہار تذلل کی ہیں' جتنے اذکار ہیں نماز میں' یا عظمت خداوندی ہے یا اپنی نیاز مندی کا اظہار ہے' انہی دو چیزوں پر مشتمل ہیں' تمام اذکار' تو ذکر بھی' افعال بھی' ہیئت بھی' سب اظہار ذلت کے ہیں نماز میں۔

صرف نماز اپنی ذات میں عبادت ہے باقی عبادات نہیں:

تو اس لئے یوں کہنا چاہئے کہ حقیقی معنوں میں اگر عبادت ہے تو صرف نماز ہے' دوسری عبادات اور وجوہ سے عبادت بنی ہیں' اپنی ذات سے عبادت نہیں ہیں' (لیکن) نماز اپنی ذات سے عبادت ہے۔

دیگر عبادات کا تجزیہ:

''روزہ'' اس کے معنی یہ ہیں کہ کھانے پینے سے آدمی مستغنی ہو جائے' تو کھانے پینے سے' بیوی سے غنی ہونا' یہ اللہ کی صفت ہے' اس میں ذلت تھوڑا ہی ہے' یہ تو تشابہت ہے حق تعالیٰ کے ساتھ کہ کھانے سے بھی بری اور پینے سے بھی بری' بیوی سے بھی بری' تو یہ اظہار ذلت تھوڑا ہی ہے' یہ تو اظہار عزت ہے' یہ عبادت تعمیل حکم کی وجہ سے ہے' حکم دیا تعمیل کرو' تو بن گئی عبادت۔

''زکوٰۃ'' اپنی ذات سے عبادت نہیں ہے' اس کے معنی عطا کرنے کے ہیں کہ فقیر کو دو' تو عطا کرنا تو اللہ کی شان ہے' یہ تشبیہ ہے حق تعالیٰ کے ساتھ' اس میں ذلت تھوڑا ہی ہے' یہ تو عین عزت ہے۔ زکوٰۃ عبادت بنی اس لئے کہ حکم ہے زکوٰۃ دو' تو تعمیل حکم نے پیدا کر دیئے معنی عبادات کے۔

اسی طرح ''سچ بولنے'' کو عبادت کہتے ہیں اور وہ عبادت ہے لیکن سچ بولنا اپنی ذات سے عبادت نہیں' یہ تو اللہ کی صفت ہے۔

"اللہ سے زیادہ کس کا قول سچا ہے۔" (سورۂ نساء)

"اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔" (سورۂ نساء)

تو سچ بولنا اور سچ کہنا حق تعالیٰ کی شان ہے' بندہ اگر سچ بولے گا تو مشابہت پیدا کرے گا کمالات خداوندی کے ساتھ' اس میں ذلت تھوڑا ہے' یہ تو عین عزت ہے کہ تعمیل حکم کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ بولو' تعمیل کے لئے گردن جھکا دی کہ سچ بولوں گا' سچ کو عبادت بنالیا تعمیل حکم نے' اپنی ذات سے عبادت نہیں تھی' ورنہ اللہ کی صفت نہ ہوتی۔

صرف نماز پوری کائنات پر فرض ہے' خواہ انسان ہو یا غیر انسان:

لیکن نماز کی ہر ہیئت اظہار ذلت کے لئے ہے' ہر ذکر بھی اپنی ذلت کے اظہار پر مشتمل ہے' اس واسطے نماز اپنی ذات سے عبادت ہے' محض تعمیل حکم میں عبادت نہیں' اس کے اندر خاصیت ہی اظہار تذلل کی ہے' یہی وجہ ہے کہ ساری کائنات پر فرض کی گئی ہے' زکوٰۃ' حج اور سچ بولنا فرض نہیں کیا گیا فرمایا گیا:

"ہر چیز نے اپنی نماز کو پہچان لیا ہے۔" (پارہ ۱۸' رکوع ۱۲)

یہ نہیں فرمایا:

"ہر چیز نے اپنے حج اور اپنی زکوٰۃ کو پہچان لیا ہے۔"

انسان' جن' فرشتہ' درخت' پہاڑ اور پتھر سب کے لئے عبادت اور نماز لازمی قرار دی گئی ہے' تو اصل معنی کے لحاظ سے نماز ہی عبادت ہے' بقیہ عبادتیں تعمیل حکم کی وجہ سے عبادتیں بنی ہیں۔

بندے کا حقیقی رابطہ اللہ سے بغیر نماز کے قائم نہیں ہوسکتا:

یہی وجہ ہے کہ بندہ کا حقیقی رابطہ اللہ تعالیٰ سے بغیر نماز کے قائم نہیں ہوسکتا' آپ زکوٰۃ دیں گے' تعلق مع الخلق درست ہوجائے گا' غریب کی خبرگیری ہوگی' وہ آپ کا ممنون ہوگا' تعلقات استوار ہوجائیں گے اس تعمیل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے بھی تعلق پیدا ہوگا۔

مگر حقیقتاً وہ تعلق ہے مخلوق کے ساتھ' اس واسطے رابطہ بندہ کا اللہ سے بغیر نماز کے قائم نہیں ہوسکتا' اگر نماز میں قصور ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا رابطہ حق تعالیٰ سے قائم نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر (نماز میں) دوسرا خیال لاتا ہے' ادھر ادھر دیکھنے لگا' حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے ہوتے ہوئے غیر کی طرف توجہ کرتا ہے' تجھے حیا نہیں آتی' اگر متنبہ ہوگیا بندہ تو پھر تعلق قائم ہوجاتا ہے نہ ہوا تو پھر خود بے رخ بن جاتے ہیں' توجہ ہٹا لیتے ہیں' اٹھک بیٹھک رہ جاتی ہے تو نماز سے ہی فی الحقیقت رابطہ قائم ہوتا ہے۔

نماز سے دیدار خداوندی کی استعداد:

اس لئے حدیث میں فرمایا گیا تمام نمازوں کے بارے میں اور خصوصیت سے صبح اور عصر کی نمازوں کے بارے میں کہ ان دونوں سے استعداد پیدا ہوتی ہے دیدار خداوندی کی' نماز ہی سے اللہ کو دیکھنے کی صلاحیت بندہ میں آتی ہے' عمر بھر نماز پڑھتا رہے گا تو ابتداً عقیدہ کی آنکھ سے دیکھے گا' پھر تصور کی آنکھ سے دیکھے گا' پھر کشف کی آنکھ سے اور پھر ایک وقت آئے گا کہ آخرت میں اس آنکھ سے بھی دیکھ سکے گا' تو مقصود اصلی عبادت' معبود کو دیکھنا اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے اور یہ صرف نماز سے ممکن ہے' تو حقیقی عبادت نماز ہی ہے۔

☆☆..........☆☆

بقیہ حیرت انگیز

کے ظالم اور درندہ صفت لوگوں کو جمع کرکے باقی مسلمانوں کی جماعت پر حملہ کردیا اور ان پاکباز انسانوں کے خون سے وہ ہولی کھیلی جو اس جگہ کے پتھروں اور پہاڑوں کو اب بھی تڑپا رہی ہوگی۔ چونکہ یہ مطہر اور مقدس نوجوان صرف اور صرف تبلیغ کے لئے گھروں سے نکلے تھے اور سامان حرب سے خالی تھے' اس کے باوجود بغیر سامان حرب کے بڑی دیر تک انہوں نے بڑی جرأت اور پامردی سے کافروں کا مقابلہ کیا اور ان بے ایمانوں اور دجالوں کے آگے کوہ ہمالیہ بنے رہے' لیکن سامان جنگ تو پاس نہ تھا اور دشمنوں کی تعداد بھی زیادہ تھی' وہ کئی سو تھے اور یہ ایک سو سے بھی کم' وہ بھی بے سروسامان' آخرکار یہ ان دھوکہ بازوں کے گھیرے میں آگئے اور ایک صحابی کے سوا باقی سب شہید ہوگئے۔ احادیث کی کتب میں موجود ہے کہ شہادت کے وقت ان پاکبازوں کا جو پیغام قوم کے نام تھا وہ یہ تھا: "ہم نے اپنے رب سے ملاقات کی اور اس نے اپنی رضا کا پروانہ ہم کو عطا کیا اور ہم ان سے راضی ہوگئے۔" تاریخ میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو جب اس واقعہ کی اطلاع پہنچی تو آپ اس قدر صدمہ سے دوچار ہوئے کہ زندگی میں پہلی بار کئی دن فجر کی نماز میں رو رو کر ان ظالموں کے لئے بددعا کرتے رہے۔ آخرکار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں اور کچھ ہی دنوں کے بعد وہ تمام ظالم اور دھوکے باز اپنے انجام بد کو پہنچے اور نہایت ہی ذلت اور خواری کی موت مرے۔ تفصیلات ابن خلدون اور دیگر تواریخ کی مستند کتب میں موجود ہیں۔

دنیا کی حرص و طمع

مولانا ابوبکر غازی پوری

قرآن و حدیث کے مطالعہ سے یہ بات واشگاف ہوتی ہے کہ دنیا کی اتنی طلب اور اس کی اتنی حرص جو انسان کو آخرت سے غافل کر دے اور اس کو دنیا کا غلام بنا دے بڑی مذموم اور بُری چیز ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اسلام دنیا سے بالکل بے تعلق ہونے کی دعوت نہیں دیتا بلکہ اس کی تعلیم تو یہ ہے کہ زمین میں پھرو اور اللہ کے فضل و نعمت کو حاصل کرو۔

قرآن پاک میں جگہ جگہ انفاق فی سبیل اللہ کا حکم ہے' یہ انفاق بلا کسب مال کے کیسے ہو سکتا ہے؟ فقراء' مساکین' یتامیٰ' بے کسوں اور لاچاروں کی امداد و اعانت بہترین عمل ہے' اس کے لئے ضرورت ہے کہ انسان کے پاس پیسہ ہو۔ اس لئے جائز طریقہ پر مال حاصل کرنا ضروری ہے۔ قرآن و احادیث میں ہمیں اس کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں خود صحابہؓ کی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں ایک جماعت تھی جس کا شمار اونچے درجہ کے مالداروں میں ہوتا تھا' حضرت عثمانؓ عرب کے مشہور تاجر تھے حضرت ابوبکرؓ کی ابتدائی زندگی میں امیرانہ جاہ و حشم تھا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے پاس جو دولت تھی اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی وفات کے بعد ان کی چار بیویوں میں سے ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم ملے تھے۔ (جامع بیان العلم ص۱۲۰ ج۲)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا جب انتقال ہوا تو ان کے پاس ستر ہزار درہم تھے' اسی طرح تابعین میں ایک بڑا طبقہ مالداروں کا تھا' ائمہ میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کی ثروت و مالداری زبان زد عوام ہے۔ فقیہ مصر امام لیث زبردست تاجر تھے' حضرت عبداللہ بن مبارک کا لقب ہی ''التاجر السفار'' پڑ گیا تھا۔ حضرت امام وکیعؒ ایک لاکھ سے کاروبار کیا کرتے تھے۔

غرض صحابہ سے لے کر تابعین اور تبع تابعین تک جو خیر القرون کا زمانہ تھا اور دین کا گھر گھر چرچا تھا اور عہد نبوت سے قریب تھا' ہر شخص کے دل میں دین کا سودا تھا' اس وقت بھی کسی نے مال و دولت کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھا' اور دنیا سے انقطاع کی دعوت نہیں دی اور بلاوجہ فقر و فاقہ کی زندگی کو اختیار نہیں کیا۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر و فاقہ سے پناہ طلب کی ہے اور امت کو اسی کی تعلیم دی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے

''اللھم انا نعوذبک من الفقر والفاقه والقلة والذلة''

(جامع بیان العلم ج۲ ص۱۹)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تیرے ذریعہ محتاجی اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں اور مال کی کمی اور ذلت سے پناہ مانگتا ہوں۔''

کبھی آپ دعا میں کہتے:

''اللھم انی اسئلک الھدیٰ والتقی والعفة والغنا''

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت' پرہیزگاری' پاکدامنی اور غنا کا خواستگار ہوں۔''

ایک حدیث میں فرمایا گیا:

''جو شخص اخلاص اور اللہ کی بلاشرکت غیر عبادت اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی بنا پر رزق عطا کیا گیا تو اس کا انتقال اس حال میں ہوگا کہ اللہ اس سے راضی رہے گا۔''

اور ابوقلابہ فرماتے ہیں:

''لا تضر کم الدنیا اذا شکر تم اللہ''

ترجمہ: ''تم نے اگر اللہ کا شکر ادا کیا تو دنیا تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔''

غرض نیت خالص کے ساتھ' اللہ کی رضا جوئی کے لئے' اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے اہل حاجت کی اعانت و دستگیری کے لئے دنیا کا حاصل کرنا اور مال و دولت کا جمع کرنا کبھی بھی مذموم نہیں رہا ہے اور نہ شریعت نے اس سے روکا ہے بلکہ

بسا اوقات نفل عبادتوں پر طلب رزق کا مقدم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اہل وعیال کی پرورش انسان کا فریضہ ہے اور اس فریضہ کی ادائیگی نفلی عبادتوں سے کہیں اہم ہے۔

بہرحال اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اسلام دنیا سے الگ ہوکر زندگی گزارنے کی دعوت نہیں دیتا ہے اور نہ کسب مال اس کے نزدیک فی نفسہٖ برا عمل ہے بلکہ جو چیز اسلام کی نگاہ میں بری ہے اور جس کی وجہ سے دنیا اور اہل دنیا کی مذمت کی جاتی ہے وہ دنیا کا حد سے زیادہ لالچ اور حرص ہے جو انسان کو آخرت سے غافل بنادیتی ہے اور انسان دنیا میں پھنس کر اپنے پیدا کرنے والے کو بھلا بیٹھتا ہے آخرت سے اس کا رشتہ کمزور ہوجاتا ہے اسے دن رات صرف پیسہ کمانے اور دولت جمع کرنے کی فکر رہتی ہے خواہ یہ دولت کسی طریقہ سے بھی حاصل ہوتی رہے وہ فرائض وواجبات کا بھی تارک بن جاتا ہے مال کی حرص اس کو بے چین اور پراگندہ خاطر بنائے رکھتی ہے دوسروں کی دولت کو دیکھ کر اس میں حسد وطمع کا عارضہ پیدا ہوتا ہے اور ناشکری کے جذبات پرورش پاتے ہیں وہ اپنے مال کو غلط جگہ پر لگاتا ہے اور اپنے سے کم مال والے کو حقیر وذلیل سمجھتا ہے دین وشریعت کا اس کی نگاہ میں کوئی وزن نہیں رہتا۔

غرض جب حرص وآز اس درجہ کو پہنچ جائے اور دنیا اس درجہ مطلوب ہوجائے کہ شرعی قوانین و اخلاق کی بھی انسان پرواہ نہ کرے اور انسان اللہ کا بندہ ہونے کے بجائے روپے پیسے کا بندہ بن جائے تو بلاشبہ ایسے شخص کے لئے کتاب وسنت میں سخت وعید ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے:

’’جس نے سرکشی کی اور دنیوی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دی اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔‘‘

سورۂ یونس میں ایک جگہ فرمایا گیا ہے کہ انسان کی اگر یہی خواہش ہے کہ اسے دنیا حاصل ہوجائے تو اسے دنیا دے دی جاتی ہے مگر ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے فرمایا گیا:

’’جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہے ہم اس کے اعمال کا بدلہ بلاکسی کمی کے دنیا ہی میں پورا پورا دیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں سوائے آگ کے انہوں نے جو کچھ کیا سب اکارت گیا اور وہ جو کچھ کررہے ہیں وہ باطل ہے۔‘‘

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا:

’’دنیا کی زندگی دراصل دھوکہ کی پونجی ہے اور آخرت کا گھر وہی اصل زندگی ہے۔‘‘

ایک جگہ ارشاد فرمایا گیا:

’’دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ شیطان تم کو اللہ کے بارے میں دھوکے میں رکھے۔‘‘

یہ دولت کے جمع کرنے والے بیشتر وہ ہوتے ہیں جنہیں نہ دین کی پرواہ ہوتی ہے اور نہ انسانی اخلاق کی وہ اپنے کو ہر قانون سے بالاتر سمجھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے جو کمایا ہے یہ ان کی عقل و دانش اور سعی وعمل کا فیض ہے وہ اس دولت کو اپنے لئے رحمت سمجھتے ہیں اور ان کے تمرد سرکشی اور ناشکری اور کفران نعمت کے باوجود بھی جو ان کے پاس دنیا سمٹی آرہی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا خدا ان سے راضی ہے حالانکہ ان کی اس سرکشی اور کفران نعمت کے بعد بھی دنیا نے جو ان پر اپنا دروازہ کھول دیا ہے یہ خدا کا عذاب ہے یہ فتنہ اور آزمائش ہے جس کا انہیں اپنی غفلت بے پروائی اور آخرت فراموشی کی وجہ سے ادراک نہیں ہو پاتا یہ عذاب کی ڈوری ہے جس میں ہر آنے والے دن وہ کستے چلے جارہے ہیں۔ قرآن کریم میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب بنا کر فرمایا گیا:

’’آپ اس چیز کی طرف نگاہ نہ کریں جو ہم نے ان کافروں میں سے کچھ کو اس دنیا میں فائدہ اٹھانے کے لئے دے رکھی ہے یہ محض دنیا کی رونق ہے ہم ان کو آزمانا چاہتے ہیں آپ کے رب کا رزق زیادہ بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔‘‘

بہرحال یہ سمجھ لینا کہ معصیت اور حقوق ناشناسی کے باوجود مال ودولت کی کثرت اور آرام و راحت کی زندگی جو ہمیں حاصل ہے یہ خدا کا فضل ہے یہ نفس کا فریب اور شیطان کا دھوکہ ہے۔ آخرت کو نظر انداز کرکے اور خدا سے غافل ہوکر زندگی گزارنے والا شخص بہرحال اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ دیر یا سویر اس کو اپنی اس غفلت اور آخرت فراموشی کا مزہ چکھنا ہے بلکہ بسا اوقات اس کی یہ دولت خود اس کے لئے عذاب بن جاتی ہے اور وہ اس دنیا ہی میں اس عذاب کا مزہ چکھ لیتا ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ عذاب آسمانی عذاب کی طرح کوئی عذاب ہو بلکہ یہ بھی اللہ کا زبردست عذاب ہے کہ انسان سے خیر وشر کی تمیز اٹھ جائے اس کی سرکشی اور اللہ سے بغاوت بڑھتی جائے گمراہی وشقاوت کی تہہ دبیز سے دبیز تر ہوتی چلی

ختم نبوة

جائے' حرص وطمع کی وجہ سے وہ لوگوں میں بدنام اور حقیر ہو' اس کی اولاد نافرمان ہو' ذہن کا سکون اور قلب کا اطمینان غائب رہے' یہ ساری شکلیں عذاب ہی کی ہیں اور شاید ہی کوئی بندۂ دنیا ایسا ہوگا جس کے ساتھ عذاب کی ان شکلوں میں سے کوئی شکل نہ پائی جاتی ہو۔

نیز جب مال و زر کی کثرت ہوتی ہے اور انسان شرعی و اخلاقی قیود سے آزاد رہتا ہے تو عموماً اخلاقی امراض پیدا ہوتے ہیں' جس سے پورا معاشرہ گندہ ہوتا ہے۔ چوری' زنا' قتل و غارتگری' بغض و عداوت' حسد و طمع وغیرہ سینکڑوں بیماریاں ہر روز جنم لیتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر درہم و دینار اور سونے چاندی کے دروازے کھول دیتے ہیں تو اس قوم میں قتل وخونریزی اور رشتہ داروں سے قطع تعلق پیدا ہوجاتا ہے۔'' (جامع بیان العلم ص۱۱ ج۲)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا:

دنیا سے بے رغبتی قلب کو آرام پہنچاتی ہے اور دنیا کی خواہش رنج وغم کو زیادہ کرتی ہے۔ (الجامع الصغیر جلد۲ ص۸)

ان احادیث وآیات سے معلوم ہوا کہ مال و دولت جس طرح انسان کی راحت وآرام کا باعث ہے' اسی طرح جب انسان کی حرص وطمع بڑھ جائے' دوسروں کے حقوق پامال ہونے لگیں اور انسان کی نگاہ میں دنیا اور دنیا کی چمک دمک ہی سب کچھ ہوجائے تو یہی مال اس کے لئے لعنت اور عذاب بن جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا ہے:

''جب تم دیکھو کہ اللہ کسی کو دنیا دے رہا ہے اور وہ انسان معاصی میں پڑا ہوا ہے تو سمجھ لو کہ یہ اللہ کی طرف سے ڈھیل دی گئی ہے۔''

ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا:

''چھ چیزیں انسان کے عمل کو ضائع کردیتی ہیں: (۱) مخلوق کے عیوب میں لگنا' (۲) دل میں قساوت کا ہونا' (۳) دنیا کی محبت میں پڑنا' (۴) حیا کا کم ہونا' (۵) بڑی امیدیں رکھنا' (۶) ظلم سے باز نہ رہنا۔'' (جامع الصغیر ص۱۹ ج۲)

ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی حرص وہوس انسان سے جواں مردی کے اوصاف ختم کردیتی ہے اور اس کو بزدل بنادیتی ہے' لوگوں کے دل سے اس کی ہیبت ختم ہوجاتی ہے' اور ایک دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

''اذا عظمت امتی الدنیا نزعت منها هيبة الاسلام''

ترجمہ: ''جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اس سے اسلام کی ہیبت چھین لی جائے گی۔''

آج مسلمانوں کی حالت پر غور کرو اور دیکھو کس طرح یہ حدیث ان پر حرف بحرف صادق آرہی ہے۔ دنیا کمانے کی فکر' مال ومتاع اور عیش وتنعم کی خواہش نے ان کو آخرت سے غافل کردیا ہے' دنیا کو اس نے سب کچھ سمجھ رکھا ہے' اور اس دنیا کے سامنے اسے آخرت کی زندگی کی کوئی فکر نہیں ہے' دنیا کی چمک دمک نے اس کی نگاہ کو خیرہ کردیا ہے اور آج مسلمان اسلامی اخلاق وکردار کو پامال کرتے ہوئے ہر طرح دنیا کما رہا ہے' جائز وناجائز اور حلال وحرام کی اسے قطعاً پروا نہیں ہے' لیکن کیا مال ودولت کی کثرت کے باوجود بھی انہیں عزت وآبرو کا وہ مقام حاصل ہوسکا جو ایک باغیرت قوم کے لئے باعث افتخار ہوا کرتا ہے؟

اسلامی مملکتوں کو دیکھو' ان کی زمین سے دولت کا چشمہ ابل رہا ہے' عیش وتنعم کے سارے اسباب مہیا ہیں اور ان کا معیار زندگی بلند سے بلند تر ہورہا ہے لیکن کیا اس زندگی سے ان کی وہ ہیبت و شان بھی باقی ہے جس سے قیصر وکسریٰ کے محلات لرزتے تھے؟ کیا آج بھی وہی مسلمان ہیں جن کے نام سے قصر باطل میں زلزلہ پیدا ہوتا تھا؟ آج تو دولت کی اس ریل پیل کے باوجود آبرو کی زندگی سے بھی امت مسلمہ محروم ہے اور اس کی عظمت گزشتہ کا ہلکا سا نشان بھی باقی نظر نہیں آتا۔

دنیا کمانے کا جذبہ جب انسان میں حد سے فزوں ہوجاتا ہے تو اس کا دل ہر وقت دنیا کے افکار میں گھرا رہتا ہے' اس سے اس کا اطمینان رخصت ہوجاتا ہے اور اگر کبھی اس کی تجارت فیل ہوگئی یا اس میں نقصان پیدا ہوگیا یا اسے اور کسی مادی خسارے سے دوچار ہونا پڑا تو اس کی راتوں کی نیند حرام ہوجاتی ہے اور غم سے نڈھال ہوجاتا ہے' یہ دن رات کا مشاہدہ ہے' اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا:

''دنیا ملعون اور دنیا کی ہر چیز ملعون ہے' سوائے اس حصہ کے جو اللہ کے لئے ہو (یعنی جو کام اللہ کے لئے دنیا

میں رہ کر کیا جائے' وہ تو مقبول ہے' اس کے سوا جو کچھ بھی ہے' وہ سب خیر سے خالی ہے)۔''

دنیا انسان کے لئے امتحان ہے' اللہ تعالیٰ اس کو مختلف بوٹوں سے سجا کر اور اس میں عیش وتنعم کا ہر طرح کا سامان پیدا کر کے اپنے بندہ کو آزمانا چاہتا ہے کہ میرا بندہ دنیا کی ان نمائشی چیزوں کو دیکھ کر اور اس میں رہ کر مجھے یاد رکھتا ہے یا دنیا کی اس چمک دمک سے متاثر ہو کر مجھ سے غافل ہو جاتا ہے اور میرے احکام سے آنکھ بند کر کے اور میرے مقرر کردہ ضابطۂ حیات سے بے پروا ہو کر زندگی گزارتا ہے' اسی بات کو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے:

''دنیا بہترین سرسبز وشاداب جگہ ہے اور اللہ اس میں تم کو پیدا کر کے دیکھنا چاہتا ہے کہ تم لوگ کیسے عمل کرتے ہو۔''

ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا:

''دنیا مؤمنین کے لئے قید خانہ ہے اور کافروں کے لئے جنت ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ جس کا ایمان آخرت پر ہوتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہاں کی زندگی چندروزہ ہے' یہ گھر دار قرار نہیں بلکہ دار فرار ہے' وہ اس دنیا سے اس طرح گھبراتا ہے جس طرح قیدی قید خانہ سے' قیدی کو قید خانہ میں آرام وراحت کا کتنا بھی سامان مہیا ہو وہ چاہتا ہے کہ جلد از جلد یہاں سے نکلے' اسی طرح مومن کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ مطمح نظر دنیا کو نہیں بلکہ آخرت کو بناتا ہے اور اور اس گھر میں منتقل ہونے کے لئے بے چین رہتا ہے' دنیا کی آرائش وزیبائش اسے بالکل نہیں بھاتی' بخلاف کافر کے کہ وہ دنیا ہی کو دار اصلی سمجھتا ہے' اس کے پیش نظر صرف یہی زندگی رہتی ہے' اس لئے وہ یہاں رہ کر اپنے لئے زیادہ سے زیادہ عیش وراحت کا سامان جمع کرتا ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ:

''جو اس حال میں صبح کرے کہ اس کا سب سے بڑا مقصد دنیا ہی ہو' تو اللہ کے یہاں اس کا کوئی مقام نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اس کے قلب میں چار چیزیں پیدا کر دیتا ہے جو اس کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہیں: (۱) غم جس سے اس کو کبھی چھٹکارا نہیں رہتا (۲) مشغولیت جس سے وہ کبھی فارغ نہیں رہتا' (۳) فقر کہ وہ کبھی غنا کو پہنچ ہی نہیں پاتا (۴) امید کہ اس کی کوئی انتہا ہی نہیں ہوتی ہے۔'' (احیا العلوم ص۱۷۶ ج۲)

اہل دنیا کی زندگی کا جائزہ لو اور پھر دیکھو کہ جو چار چیزیں اس حدیث میں بیان کی گئی ہیں' کیا ان کی زندگی اور زندگی کے شب وروز اس حدیث کی حقانیت وصداقت کا کھلا اعلان نہیں کر رہے ہیں؟ کیا مال ودولت کی کثرت نے ان کو فکر وغم سے نجات بخش دی ہے؟ کیا ایک ایک پیسہ کے لئے اب بھی وہ تگ ودو نہیں کر رہے ہیں؟ کیا ان کی تمنائیں و آرزوئیں پوری ہو گئیں؟ سکون وراحت کا کوئی لمحہ انہیں میسر ہے؟ سچ ہے کہ دنیا میں پڑ کر دنیا کے چکر سے نکلنا بڑا دشوار امر ہے' یہاں ہر روز ایک نئی خواہش ابھرتی ہے اور جنم لیتی ہے' کتنی بھی انسان کے پاس دولت ہو جائے' وہ ایک پیسہ کے لئے ہزار طرح کی مشقت برداشت کرتا ہے' اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لیس الغنی من کثرة العرض انما الغنی غنی النفس''

ترجمہ: ''غنا مال کی کثرت کا نام نہیں ہے بلکہ اصل غنی نفس کا غنا ہے۔''

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے' جن کے نزدیک دنیا کی حقیقت مٹی سے زیادہ نہیں تھی۔ (احیا العلوم ص۱۸۳ ج۲)

حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ قلب میں جب دنیا کی محبت آئے' اس لئے کہ قلب میں خیر کا گزر نہیں ہو پاتا۔ (ایضاً) اور گناہ کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے تو قلب متوحش رہتا ہے' اس لئے کہ قلب میں خیر کا گزر نہیں ہو پاتا۔ (ایضاً)

حضرت سلمان فارسیؒ نے حضرت ابودرداءؓ کو لکھا کہ میرے بھائی! دنیا سے بچو' دنیا اتنی نہ جمع کرو کہ تم سے اس کا شکر ادا نہ ہو سکے۔ (احیا العلوم ص ۲۰۰ ج۲)

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ یہ صدا لگاتا ہے کہ: ''تھوڑا مال جو تمہیں کافی ہو وہ اس زیادہ سے بہتر ہے جو تم کو سرکش بنا دے۔'' (احیا العلوم ص۲۰۷ ج۲)

عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ حرص دو طرح کی ہوتی ہے: ایک نافع اور ایک ضار۔ ''نافع'' تو وہ ہے کہ انسان اللہ کی عبادت اور اس کے احکام کی بجا آوری کا حریص ہے اور ''ضار'' وہ ہے کہ انسان دنیا کا حریص ہو جائے۔ (جامع بیان العلم ۱۶۱ ج۱)

ان تفصیلات سے معلوم ہوا کہ دنیا کی حرص اور اس کی محبت اس درجہ پیدا ہو جائے کہ انسان کے دل سے آخرت کا خیال ختم ہو جائے' وہ حلال و حرام کی بھی پروانہ کرے' دوسروں کے حقوق پامال ہوں' دنیا کی زندگی ہی اس کی نظر میں سب کچھ

باقی صفحہ ۱۹ پر

ختم نبوۃ

طاعت ومعصیت کے اثرات

حضرت مولانا شاہ ابرارالحق مدظلہ

ہر عمل کے دو بدلے ہیں' اچھا عمل ہو یا برا ہو' ایک نقد اور ایک ادھار' چاہے برا عمل ہو یا اچھا عمل ہو۔ اس کی ایک محسوس مثال ہے کہ مان لیجئے کسی محکمہ میں تنخواہ تقسیم ہونے کا دستور ہے کہ جب مہینہ شروع ہوتا ہے تو تنخواہ پہلی تاریخ کو ملتی ہے' یا جب مہینہ بند ہوتا ہے تیس یا اکتیس تاریخ کو تقسیم ہوتی ہے' اب ایک شخص ہے' وہ ڈیوٹی انجام دیتا ہے' وقت پر حاضری دیتا ہے' تو اس کام کے اس کو دو بدلے ملیں گے: ایک تو تنخواہ لازم ہوتی ہے جو کہ نقد ہی مل گئی' پھر دوسرا بدلہ اس وقت ملے گا جب دو چار برس کے بعد ریٹائر ہوگا' تو پنشن ملے گی' تو دو بدلے ہو گئے' ایک تنخواہ' دوسرے پنشن' اور پنشن جو ملے گی' اس میں آج کی بھی حاضری اور اصول کے موافق زندگی گزارنے کو دخل ہوگا' اس کے برخلاف ایک شخص ہے' وہ اکتیس تاریخ کو رشوت لیتے ہوئے پکڑا گیا' تو اس بے اصولی کے بھی دو بدلے ملیں گے: ایک نقد' دوسرا ادھار' نقد تو یہ ہے کہ جس وقت پکڑا گیا تو اس سے ذلت و رسوائی ہوئی' پھر دو چار مہینے کے بعد جو جیل خانہ جائے گا یا برخواست ہوگا تو یہ بھی بدلہ ہوگا جو کہ آج کی حرکت پر مرتب ہوا' تو بدلہ ہوا نقد بھی اور ادھار بھی' اسی طرح گناہ کے بھی دو بدلے ہیں: ایک دنیا میں جو کہ نقد ہے اور ایک آخرت میں جو مرنے کے بعد ملے گا۔

طاعت و گناہ کے نتائج:

گناہ کرنے سے دنیا ہی میں پریشانی آتی ہے' حدیث پاک میں ہے کہ گناہ آدمی کرتا ہے تو رزق کے اندر کمی آجاتی ہے' گناہ کے نقصانات میں سے یہ بھی ہے کہ اس سے قلب کے اندر الجھن و پریشانی ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ سے دوری ہو جاتی ہے' نیک لوگوں سے' اللہ والوں سے وحشت ہونے لگتی ہے' جس طرح گناہ کے نقصانات اور اس کی مضرتیں ہیں دنیا و آخرت دونوں میں' اسی طرح طاعات اور نیکیوں کے فوائد و ثمرات ہیں' دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی' ان کی تفصیل کے لئے ''جزاء الاعمال'' دیکھئے جس میں حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نوراللہ مرقدہٗ نے طاعت کے فوائد اور گناہ کے نقصانات جو دنیا میں ہوتے ہیں' ان کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔

کس کا اثر غالب ہوگا:

ایک مرتبہ ایک جگہ بیان ہوا' بیان کے بعد جب میں چلنے لگا تو ایک صاحب نے ملاقات کی اور کہنے لگے کہ رزق کی بہت تنگی ہے' حالانکہ میں چار وظیفے پڑھ رہا ہوں جو بزرگوں نے لکھے ہیں' رزق کے سلسلے میں جو بزرگوں نے لکھے ہیں کہ فلاں چیز پڑھو رزق میں برکت ہوگی' فلاں چیز پڑھو رزق کے لئے باعث برکت و وسعت ہے' تو میں نے کہا کہ آپ نے ایسے وقت بات پوچھی کہ وقت تنگ بھی ہے اور سفر کی وجہ سے عجلت بھی ہے لیکن بہرحال اس سلسلہ میں ایک بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ آپ آٹھ وہ کام کر رہے ہیں جو کہ رزق کے اندر تنگی کا باعث ہوں؟ جو کہ رزق کو روکنے والے ہوں؟ جب چار عمل تو رزق کو کھینچنے والے ہوں اور آٹھ عمل روکنے والے ہوں تو خود فیصلہ کرلو کہ کس کا اثر غالب ہوگا؟

ایک گناہ تباہ کرنے کے لئے کافی ہے:

گناہ کرکے کوئی شخص ولی نہیں بن سکتا' ایک شخص کے اندر ساری خوبیاں ہیں' صرف ایک بار رشوت لیتے ہوئے پکڑا گیا' تو کیا ایسا شخص حکومت میں مقبول ہو سکتا ہے؟ ایک شخص میں بہت ساری خوبیاں ہیں' صرف چوری کرتا ہے' بہت ساری خوبیاں ہیں' صرف ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے' تو کیا ایسا شخص حکومت کی نظروں میں پسندیدہ ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! جب دنیا کا یہ معاملہ ہے کہ ایک بے اصولی' ایک جرم کی وجہ سے انسان نظروں سے گر جاتا ہے اور اس کی مقبولیت ختم ہو جاتی ہے بلکہ ایسے شخص کو مجرم سمجھا جاتا ہے' تو پھر خود ہی فیصلہ کرو کہ گناہ کرکے انسان اللہ کے یہاں کیسے مقرب ہو سکتا ہے؟ ایک ایک گناہ یہ اژدھا کی مانند ہے کہ انسان کی زندگی تباہ و برباد کرنے کے

لئے کافی ہے' ایک ایک گناہ آدمی کو اوپر سے نیچے کی طرف گرا دیتا ہے' جنت سے جہنم میں پہنچا دیتا ہے' اس لئے ظاہر و باطن کا گناہ چھوٹا ہو یا بڑا' اس سے بچنا چاہئے' اسی کو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ظاہر و باطن کا ہر چھوٹا بڑا جو ہو گناہ
اس سے بچئے اے مرد رہ تو ہے یہ سد راہ
لب پہ ہردم ذکر بھی ہو دل میں ہردم فکر بھی
پھر تو بالکل راستہ ہے صاف تا در بادشاہ

ولی اللہ بننے کا نسخہ:

ہمت کر کے گناہ چھوڑا تو انسان ولی بن گیا' لیکن ولایت کے مختلف درجے ہیں' جیسے امتحان میں پاس ہونے کے درجے ہیں: اول' دوم' سوم نمبر' جیسی محنت کی ہے' ویسے ہی نمبرات ملتے ہیں' اسی کے لحاظ سے کامیابی کے درجات ملیں گے' اسی طرح گناہ چھوڑ دیا تو ولی بن گیا' اب اس کے ساتھ سنتوں کی پابندی کرو' مستحبات کا اہتمام کرو' جتنا گڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہوگا' اس لحاظ سے جتنا مستحبات کا اہتمام کرو گے' نوافل و ذکر کا اہتمام کرو گے' اتنا ہی درجہ بلند ہوتا چلا جائے گا' چاہے فرسٹ ڈویژن کے ولی اللہ بن جاؤ' چاہے سیکنڈ ڈویژن کے ولی اللہ بن جاؤ' چاہے تھرڈ ڈویژن کے ولی اللہ بن جاؤ' بنیادی چیز یہی ہے کہ جب گناہ کو چھوڑ دیا' بس پھر معاملہ آسان ہے کہ تھوڑے سے اہتمام و فکر سے انسان ترقی کرتا ہوا کہاں سے کہاں تک پہنچ جائے گا:

لب پہ ذکر اللہ کی تکرار ہو
دل میں ہردم حق کا استحضار ہو ✡✡

بقیہ اخبار عالم

پاک کو پسند ہیں۔ یہ وظائف حدیث پاک سے' صحابہ کرامؓ کے عمل سے اور محدثین اور مشائخ سے ثابت ہیں' جس طرح جسم کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے' اسی طرح روح کو بھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ وظائف اور ذکر روح کی غذا ہیں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے' اسی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے' لوہے کو صاف کرنے کے لئے ریت' مٹی سے مانجھا جاتا ہے' جس طرح آج کل ریگمال سے صفائی کی جاتی ہے' اسی طرح دلوں کا زنگ دور کرنے کے لئے ذکر و وظائف کئے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے بزرگ اور اہل اللہ جو تربیت بتائیں اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ خواجہ محمد زاہد نے کہا کہ ہم حضرت اقدس کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنی مصروفیات سے قیمتی وقت نکال کر ہمیں یہ موقع عنایت فرمایا کہ ہم ان کی زیارت سے مستفید ہوئے' اب یہ ہمارا کام ہے کہ ان کی دی ہوئی ہدایات پر عمل کریں دین و دنیا اور آخرت کو سنواریں۔ بعدازاں بیعت کے خواہش مند حضرات نے حضرت اقدس سے بیعت کی۔ اس کے بعد پروفیسر محمد سلیم نے آپ کے اعزاز میں عصرانہ دیا' بعدازاں حضرت اقدس کندیاں واپس تشریف لے گئے۔

ہیپاٹائٹس کیمپ کی آڑ میں مرزائیت کی تبلیغ

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ نے سول ہسپتال گوجرانوالہ میں مرزائیت کی پھیلتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی طرف سے ہیپاٹائٹس کیمپ کی آڑ میں مرزائیت کی تبلیغ کو فوراً بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وارن ریگولر ہیپاٹائٹس سروسز قادیانی ادارہ ہے جو سول ہسپتال کی انتظامیہ کی ملی بھگت سے فری میڈیکل کیمپ کے عنوان سے لوگوں کو اس کمپنی کی مہنگی ادویات دے رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مرزائیت کی تبلیغ بھی کر رہا ہے۔ اس کیمپ کو بند کیا جائے اور مخیر حضرات اور انجمن بہبودی مریضان اپنی نگرانی میں میڈیکل کیمپ لگائیں' جس کے لئے ڈاکٹرز در پردہ حاصل ہونے والے مادی فوائد سے مبرا ہو کر صرف انسانیت کی خدمت کے جذبہ سے کام کریں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد اور عہدیداروں قاری محمد یوسف عثمانی' حافظ شیخ بشیر احمد' حافظ احسان الواحد' پروفیسر حافظ محمد انور' پروفیسر محمد اعظم نفیسی' سید احمد حسین زیدؔ' حافظ محمد معاویہ' قاری عبدالغفور' مولانا محمد الیاس قادری اور امان اللہ قادری نے ایک ہنگامی اجلاس کے بعد کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر سول ہسپتال کی انتظامیہ نے فروغ مرزائیت کیمپ کو بند نہ کیا تو مجلس عمل تحفظ ناموس رسالت اور متحدہ مجلس عمل کے قائدین کے مشورہ سے راست اقدام اٹھایا جائے گا' اس سلسلہ میں مولانا فقیر اللہ اختر اور حافظ محمد ثاقب کو عالبطوں کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت سازی کے لئے مختلف کمیٹیاں قائم کر دی گئی ہیں اور ضلع بھر کے مختلف علاقوں کے لئے کنوینر مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ ضلع بھر کی نگرانی کے لئے مولانا حافظ محمد ثاقب' مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد اعظم' قاری عبدالغفور' حافظ احسان الواحد اور سید احمد حسین زید پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی ہے' جس کے سربراہ مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد ہوں گے۔

حکام کے نام ایک کھلا خط

گزشتہ دنوں سندھ یونیورسٹی جامشورو کے ایک لیکچرر اسحاق سمیجو نے اپنی شاعری کے مجموعہ میں مذہب کی توہین پر مشتمل مواد شائع کیا۔
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے اس کے خلاف حکومت کے ذمہ دار افراد کے نام ایک خط لکھا جسے درج ذیل سطور میں شائع کیا جارہا ہے۔

محترمی و مکرمی جناب ہوم سیکریٹری/ایڈیشنل ہوم سیکریٹری صاحب (صوبہ سندھ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ان سطور کے ذریعہ آنجناب کو میں ایک ایسے ملعون کے بارے میں آگاہ کرنے کی جسارت کررہا ہوں جو کہ توہین خدا' توہین رسالت' توہین قرآن مجید' توہین بیت اللہ جیسے گھناؤنے جرم کے ارتکاب میں ملوث ہے۔ سندھ یونیورسٹی جامشورو کے سندھی شعبہ کے لیکچرار اسحاق سمیجو نے اپنی شاعری کا مجموعہ "صداء بے چین آدمی" کے نام سے شائع کیا ہے' اس میں جو توہین آمیز اشعار لکھے گئے ہیں' اس سے نہ صرف مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں بلکہ اللہ ورسول اور قرآن و بیت اللہ کی گستاخی کے پہلو نکلتے ہیں' اس کتاب میں درج عنوات کی تفصیل مع صفحہ نمبر درج ذیل ہے:

توہین خدا:

1: اللہ تعالیٰ کو دیو' راکاس اور بلا سے تشبیہ دیتے ہوئے اسحاق سمیجو لکھتا ہے:

"دیو ہے راکاس ہے یا بلا ہے
بچہ پوچھ رہا ہے کہ خدا کیا ہے۔"
(صفحہ 129)

2: عورت کے جسم کے پیچ وخم کے بارے میں اللہ رب العزت کے حوالے سے لکھتا ہے:

"لڑکی انگڑائی لے رہی تھی اور خدا
مسکرا رہا تھا۔" (صفحہ 33)

3: لڑکی کو مخاطب کرکے کہتا ہے:

"تو بھی خدا کی طرح موجود نہیں
اور نہیں ملتی تم بھی خوشبو ہو اور خدا کی طرح
مستقل ہی چھپ رہی ہو میرے نین ہوا کی
طرح گھوم رہے ہیں' کیوں تم خدا کی طرح
نہیں مل رہی ہو؟" (صفحہ 84)

مولانا محمد نذر عثمانی

4: خداتعالیٰ کو ایک بے چین آدمی کی دعا کے قبول کرنے کے لئے بے چین کہتا ہے:

"ایک بے چین آدمی نے دعا مانگی
ہے اور خدا اس کو قبول کرنے میں بے چین
ہے۔" (صفحہ 143)

5: خداتعالیٰ کے ہر کام پر قادر ہونے اور اس کے حکم کے بغیر تنکا بھی نہ ہلنے والی بات کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتا ہے:

"خداتعالیٰ کے حکم کے بغیر تنکا بھی
نہیں ہل سکتا' میرے ایک شاگرد دوست
نے بتایا' اچانک میرا ہاتھ حرکت میں
آگیا اور اس کا گال لال ہوگیا' میری
طرف سے ایک نازیبا گالی (پکی گالی)
سنی گئی اور اس کی طرف سے جواباً
مسکراہٹ دیکھی گئی۔"

6: اس زمانے کے خاتمے کے بعد آئندہ جہاں کا منکر ہوکر کہتا ہے:

"اس زمان اور مکان کے آگے'
اس جہاں کے آگے کوئی بھی نہیں' پیار کے
خواب کا خدا ملے گا ورد کے آسمان کے
آگے۔" (صفحہ 85)

7: وہ مزید کفر کے اظہار کے طور پر کہتا ہے:

"چاند شاید خدا کا آنسو ہے' اس کو
دل کے رومال سے اتار دو۔" (صفحہ 85)

توہین رسالت:

1: ایک رنڈی کے مکروہ ہاتھوں کو وہ آسمانی کتابوں سے تشبیہ دیتا ہے اور اس کی آنکھوں کو فرشتوں کے نین (یعنی آنکھیں) تصور کرتا ہے اور اس کے ہاتھوں کو انبیا کرام کے خواب کے ساتھ تعبیر کرتا ہے:

"اس کے ہاتھ آسمانی کتابوں کی
طرح ہیں ان کو چومو تو تمہیں لاکھ ثواب ملیں'

ختم نبوۃ

جیسے فرشتوں کی آنکھیں ہیں یا جیسے اس کے
باتھ انبیاؑ کے خواب ہو۔" (صفحہ 82)

2: حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا
سے اپنے ماں باپ کو تشبیہ دے کر ان کے برابر
سمجھتا ہے:

"میرا باپ آدم کی طرح سادہ اور
میری ماں حوا کی طرح معصوم ہے۔"
(صفحہ 31)

توہین قرآن:

(1) ایک بدکار اور فاحشہ عورت کو قرآن کی
آیات سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"وہ لڑکی آیتوں کی طرح حسین
ہے' اگر اس کا نزول میرے پاس نہیں'
کہیں تو ہوگی۔" (صفحہ 132)

توہین بیت اللہ:

(1) بیت اللہ شریف کی عزت اس کی نظر میں
ایک فاحشہ عورت کے دروازے سے بھی کم ہے' وہ
لکھتا ہے:

"میں کعبہ سے بھی اوپر تمہارا
دروازہ سمجھتا ہوں' جس کو ہر روز چومتے
ہوئے سجدہ کرتے ہوئے گزرتا ہوں۔"
(صفحہ 120)

(2) کعبہ کو ایک عورت کے جسم سے تشبیہ دے
کر کہتا ہے:

"کعبہ جسم ہے تتلیوں کا' پاگلوں کی
طرح وہ اس بدن کا طواف کر رہا ہے۔"
(صفحہ 66)

(3) وہ کعبہ میں جانے والے تمام مسلمانوں
کی توہین کرتے ہوئے ان کو کافر کہتا ہے' حالانکہ
وہاں تو کافر کا جانا ہی ممنوع ہے' جو وہاں جا کر
عبادت کرتے ہیں' وہ تمام اس کی نظر میں کافر ہیں' وہ
لکھتا ہے:

"قیامت جیسا کوئی انقلاب ہے'
کہ آج کعبے میں کافر نیند کر رہے ہیں۔"
(صفحہ 106)

آنجناب نے اس ملعون شاعر کی ان بے ہودہ
بکواسات کو ملاحظہ فرمایا' جس میں وہ توہین باری
تعالیٰ' توہین رسالت' توہین قرآن اور توہین بیت اللہ
کا ارتکاب کرتا ہے۔

ہم اس سلسلہ میں آنجناب سے درخواست
کرتے ہیں کہ چونکہ اسحاق سمیجو کی اس
کتاب کے ذریعہ فساد و انتشار پھیلانا اور مسلمانوں
کے مذہبی جذبات مجروح ہونا لازمی ہے' اس لئے
آپ فی الفور اسحاق سمیجو اور اس کی کتاب کو
شائع کرنے والے پبلشر کے خلاف قانونی کارروائی
کرنے کے احکامات جاری فرمانے کے ساتھ ساتھ
اسحاق سمیجو کی کتاب چھاپنے' دکان یا بکس
اسٹال پر رکھنے اور اس کی خرید و فروخت پر مکمل پابندی
عائد فرما کر مسلمانانِ پاکستان کے مذہبی جذبات کو
ٹھنڈا کرنے کا سامان کیجئے اور ملک میں فتنہ و فساد
پھیلانے کی اس سازش کا قلع قمع کیجئے۔ اللہ تعالیٰ
آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کی دعاؤں کا محتاج
(مولانا) محمد نذر عثمانی
کنوینر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
آٹو بھان روڈ لطیف آباد نمبر 2 حیدر آباد
فون: 869948

☆☆..........☆☆

بقیہ: حرص و طمع

ہو جائے' وہ بڑا قابل ملامت انسان ہے' اگر چند
باتوں کا لحاظ رکھا جائے تو انسان بڑی حد تک دنیا
کی حرص و طمع سے محفوظ رہ سکتا ہے:

اول:...... وہ ان آیات و احادیث میں
بار بار غور کرے جن میں دنیا اور اہل دنیا کی مذمت
ہے۔

دوم:...... وہ اپنے انجام پر غور کرے اور
یہ کہ اسے دنیا میں کتنے روز رہنا ہے اور اس دنیا
سے وہ کہاں تک فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

سوم:...... اللہ والوں کی زندگی کا مطالعہ
کرے اور اس زندگی کا اہل دنیا کی زندگی سے
موازنہ کرے تاکہ اسے معلوم ہو کہ کس کی زندگی
سکون و عافیت اور آرام و چین کی زندگی ہے؟
خاص طور پر انبیاؑ کرام اور صحابہ کرامؓ کی حیات
مبارکہ کا مطالعہ کرے۔

چہارم:...... اللہ کے غضب اور اس کی
صفت قہر و جلال کو سامنے رکھے جس کا آخرت
فراموشوں کو سامنا کرنا پڑے گا۔

پنجم:...... صبر و قناعت' توکل اور زہد فی
الدنیا کے فضائل پر غور کرے۔

ششم:...... وہ دیکھے کہ عام طور پر اہل دنیا
میں خطرناک اخلاقی امراض پیدا ہو جاتے ہیں' مثلاً
حسد' کینہ' ظلم' بخل وغیرہ اور پھر ان امراض کے
نقصانات پر غور کرے۔

ان چند امور کا لحاظ کرنا انشاء اللہ دنیا کی
حرص و طمع سے نجات دلانے کے لئے کافی ہوگا۔

☆☆..........☆☆

ختم نبوۃ

قادیانی جماعت قادیانی قیادت کی نظر میں

اطہر عظیم

انبیأ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اخلاص کے اعلیٰ ترین معیار کے حامل ہوتے ہیں' اس لئے ان کے متبعین پر بھی اس کے اثرات پڑتے ہیں اور وہ بھی مخلص ہوتے ہیں' اس کے برعکس جھوٹے مدعیان نبوت چونکہ ذاتی مفادات اور شخصی اغراض سے پُر ہوکر شیطان کے ایما پر اپنی جماعتوں کی بنیاد رکھتے ہیں' اس لئے ان کے پیروکاروں میں بھی اخلاص واخلاق کی کوئی رمق نہیں پائی جاتی۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی ایسے ہی جھوٹے مدعیان نبوت میں سے ایک تھا' جس نے اپنے مفادات کی خاطر انگریزوں کے ایما پر قادیانی جماعت کی بنیاد رکھی' لیکن اپنے قیام سے لے کر آج تک قادیانی جماعت کا اخلاق وکردار جیسا رہا ہے اور جن القابات سے اسے پکارا گیا ہے' اس پر کچھ روشنی ڈالنے کے لئے قادیانی جماعت کے بعض قائدین کی چند تحریرات ان کے نام کی صراحت کے ساتھ پیش کی جارہی ہیں' جن کا مطالعہ انشاء اللہ خود قادیانیوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہوگا' ملاحظہ فرمایئے:

قادیانی جماعت
مرزا غلام احمد قادیانی کی نظر میں

بھیڑیوں کی جماعت:

''بعض حضرات جماعت میں داخل ہوکر اور اس عاجز سے بیعت کرکے اور عہد توبہ نصوح کرکے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات ص ۴۴۱ تا ۴۴۳ ج اول' روحانی خزائن ص ۳۹۵'۳۹۶ ج ۶)

درندوں سے بدتر جماعت:

''بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے' مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ اس کو سختی سے اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹا کردیتا ہے اور اس کو نیچے گراتا ہے' پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے۔ یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں۔ تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے۔'' (حوالہ بالا)

تہذیب اور پرہیزگاری سے عاری جماعت:

''اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کرچکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ص ۴۴۱ تا ۴۴۳ ج اول' روحانی خزائن ص ۳۹۵'۳۹۶ ج ۶)

مخنثوں کی جماعت:

''اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہوجائیں تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں اور اگر وہ اس گورنمنٹ کے سب قوموں سے بڑھ کر خیرخواہ ہوجائیں تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہوجائیں۔ اگر وہ مجھے قبول کرلیں اور مخالفت نہ کریں تو یہ سب کچھ انہیں حاصل ہوگا اور ایک نیکی اور پاکیزگی کی روح ان میں پیدا ہوجائے گی اور جس طرح ایک انسان خوجہ (مخنث) ہوکر گندے شہوات کے جذبات سے الگ ہوجاتا ہے اسی طرح میری تعلیم سے ان میں تبدیلی پیدا ہوگی (گویا مرزا صاحب کی تعلیم پر عمل کرنے والی قادیانی جماعت اب خوجوں یعنی مخنثوں پر مشتمل ہے۔ مرتب)۔'' (''حضور

گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست“ از مرزا غلام احمد قادیانی مجموعہ اشتہارات ص۱۴۴ جلد۳)

کج دل جماعت:

”میں اس وقت کج دل لوگوں کا ذکر کرتا ہوں اور میں حیران ہوتا ہوں کہ خدایا! یہ کیا حال ہے؟ اور یہ کون سی جماعت ہے جو میرے ساتھ ہے۔“ (مجموعہ اشتہارات ص ۴۴۱ تا ۴۴۳ ج ۱ روحانی خزائن ص ۳۹۵‘۳۹۶ ج۶)

سفلی اور خودغرض جماعت:

”بعض حضرات جماعت...... انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خودغرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں۔“ (مجموعہ اشتہارات ص ۴۴۱ تا ۴۴۳ ج ۱ روحانی خزائن ص ۳۹۵‘۳۹۶ ج۶)

قادیانی جماعت
حکیم نورالدین کی نظر میں

مرتدوں کی جماعت:

”مجھے (یعنی حکیم نورالدین کو) خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے (یعنی قادیانیوں کے) کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ معزول کرے‘ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو! میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔“ (رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ج۹‘ نمبر۱۱‘ ص۱۴‘ بابت ماہ نومبر۱۹۱۴ء)

کوئی فطرت جماعت:

اللہ تعالیٰ نے نورالدین کو خلیفہ مقرر کیا‘ جن کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ وہ لکھنا اور بولنا نہیں جانتے۔ اس وقت تو (قادیانی) لوگوں نے بیعت کر لی‘ مگر زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ بعض نے کہا: یہ ستر ابہترا لائی لگ ہے‘ کمزور طبیعت ہے اور اگر اس مسئلہ کا تصفیہ اس کے زمانہ میں نہ کر دیا گیا تو پھر نہ ہو سکے گا کیونکہ یہ تو ڈر جاتا ہے...... آپ نے (یعنی نورالدین نے) فرمایا کہ: ”کہا جاتا ہے کہ تمہارا کام صرف نمازیں پڑھانا‘ درس دینا اور نکاح پڑھانا ہے۔ مگر میں نے کسی کو نہیں کہا تھا کہ میری بیعت کرو۔ تم خود اس کی ضرورت سمجھ کر میرے پاس آئے۔ مجھے خلافت کی ضرورت نہ تھی لیکن جب دیکھا کہ میرا خدا مجھے بلا رہا ہے تو میں نے انکار کا سبب نہ سمجھا۔ اب تم کہتے ہو کہ میری اطاعت تمہیں منظور نہیں۔“ (اخبار الفضل قادیان ج۲۵‘ نمبر۷۷‘ مورخہ ۳/اپریل ۱۹۳۷ء)

قادیانی جماعت
مرزا بشیر الدین محمود کی نظر میں

سوروں کی جماعت:

”مجھے نہایت افسوس سے معلوم ہوا کہ جامعہ احمدیہ میں جو طلباً تعلیم پاتے ہیں‘ انہیں کنوؤں کے مینڈک کی طرح رکھا گیا ہے۔ ان میں کوئی وسعت خیال نہ تھی۔ ان میں کوئی شاندار امنگیں نہ تھیں اور ان میں کوئی روشن دماغی نہ تھی۔ میں نے کرید کرید کر ان کے دماغ میں داخل ہونا چاہا مگر چاروں طرف سے ان کے دماغ کا راستہ بند نظر آیا اور مجھے معلوم ہوا کہ سوائے اس کے کہ انہیں کہا جاتا ہے کہ وفات مسیح کی یہ آیتیں رٹ لو یا نبوت کے مسئلہ کی یہ دلیلیں یاد کر لو‘ انہیں اور کوئی بات نہیں سکھلائی جاتی...... میں نے جس سے بھی سوال کیا‘ معلوم ہوا کہ اس نے اخبار کبھی نہیں پڑھا‘ اور جب کبھی میں نے ان سے امنگ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تبلیغ کریں گے‘ اور جب سوال کیا کہ کس طرح تبلیغ کرو گے تو یہ جواب دیا کہ: ”جس طرح بھی ہو گا تبلیغ کریں گے۔“ یہ الفاظ کہنے والوں کی ہمت تو بتاتے ہیں مگر عقل تو نہیں بتاتے۔ الفاظ سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کہنے والا ہمت رکھتا ہے مگر یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ کہنے والے میں عقل نہیں اور نہ وسعت خیالی ہے۔ ”جس طرح ہو گا“ تو سور کہا کرتا ہے۔ اگر سور کی زبان ہوتی اور اس سے پوچھا جاتا کہ تو کس طرح حملہ کرے گا؟ وہ یہی کہتا کہ: ”جس طرح ہو گا کروں گا۔“ (خطبہ مرزا بشیر الدین محمود احمد سابق خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار ”الفضل“ جلد۲۲ نمبر۸۹ ص۸ مورخہ ۲۲/جنوری ۱۹۳۵ء)

خصی جماعت:

”ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) نے خصی کر دیا ہے۔“ (ارشاد مرزا بشیر الدین محمود سابق خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار ”الفضل“ قادیان ج ۲۲ نمبر ۸۷ ص ۷‘ ۲/جنوری ۱۹۳۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے: ”سچا مومن خصی ہو جاتا ہے۔“ پس حکومت کے افسروں‘ پولیس اور سول کے حکام کو اور احراریوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ باوجود اشتعال انگیزیوں کے جو وہ کر رہے ہیں‘ ہم بالکل پرامن ہیں‘ کیونکہ ہم سچے مومن ہیں اور مومن خصی ہو جاتا ہے۔“ (ارشاد مرزا بشیر الدین محمود سابق خلیفہ قادیان مندرجہ ”الفضل“ قادیان ج۲۲‘ نمبر ۸۷ ص۵‘ مورخہ ۲۰/جنوری ۱۹۳۵ء)

ختم نبوۃ

دیوث جماعت:

’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ گندی گالیاں جو دو سال سے قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا قادیانی) کو دی جارہی ہیں‘ اگر ان میں سے ایک گالی بھی لندن میں مسیح ناصری (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو دی جائے تو گالی دینے والا انگریزوں کے ہاتھ سے نہ بچ سکے اور باوجود تہذیب وشائستگی کے دعوؤں کے ان میں سے کئی ایسے اٹھ کھڑے ہوں جو اسے ہلاک کردیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے یہ ہمیں ’’توفیق‘‘ دی ہوئی ہے کہ ہم گالیاں سنتے ہیں مگر اس کے حکم کے ماتحت پرامن رہتے ہیں (جسے بالفاظ دیگر ’’دیوث‘‘ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مرتب)۔‘‘ (خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار ’’الفضل‘‘ قادیان ۹/ جولائی ۱۹۳۵ء جلد ۲۳ نمبر ۷ ص ۸)

بے حیا اور بزدل جماعت:

’’کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم ایک سخت بدکلام دشمن کا جواب دے کراسی سے حضرت مسیح علیہ السلام (یعنی مرزا قادیانی) کو گالیاں دلواتے ہو اور پھر خاموشی سے گھروں میں بیٹھ رہتے ہو۔ اگر تم میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی حیا ہے اور تمہارا یہ سچ سچ عقیدہ ہے کہ دشمن کو سزا دینی چاہئے تو پھر تم دنیا سے مٹ جاؤ یا گالیاں دینے والوں کو مٹا ڈالو۔ مگر ایک طرف تم جوش اور بہادری کا دعویٰ کرتے ہو اور دوسری طرف بزدلی اور دوں ہمتی کا مظاہرہ کرتے ہو۔‘‘ (خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۱۲۹ ص ۹ مورخہ ۵/ جون ۱۹۳۷ء)

جہنم کی آگ کی حامل جماعت:

’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جہنم کی آگ میں سے اگر ایک رائی کے برابر آگ بھی ساری دنیا پر ڈال دی جائے تو دنیا جل کر راکھ ہوجائے۔ میری کوشش یہ ہے کہ میں وہ جہنم کی آگ تمہارے اندر پیدا کروں جو پہاڑوں کے برابر ہے۔ اگر جہنم کی رائی بھر آگ ساری دنیا کو جلانے کے لئے کافی ہے تو جو آگ میں تمہارے دلوں میں پیدا کرنا چاہتا ہوں‘ اگر پیدا ہوجائے تو ایک دنیا نہیں‘ ہزاروں دنیاؤں کو تم جلانے کے قابل ہوجاؤ گے (یہ آگ قادیانیوں کے اندر اسی وقت پیدا ہوگئی تھی جب انہوں نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ توڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی سے رشتہ جوڑ لیا تھا‘ یہ آگ انہیں دنیا میں بھی جلائے گی اور آخرت میں بھی وہ جہنم کی آگ میں جلیں گے۔ مرتب)۔‘‘ (خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۲/ دسمبر ۱۹۳۵ء جلد ۲۳‘ نمبر ۱۳۹ ص ۹)

خوابیدہ جماعت:

’’مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت میں بعض خواب بیتوں نے اپنی خوابوں اور دعاؤں کو آمد کا ذریعہ بنایا ہوا ہے‘ وہ آنوں بانوں سے لوگوں سے سوال بھی کرتے رہتے ہیں۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بندوں سے مانگنے پر مقرر کردیتا ہے‘ وہ تو ایک عذاب ہے‘ ایسے شخص کی خوابیں بھی یقیناً ابتلا کے ماتحت ہوسکتی ہیں‘ انعام کے طور پر نہیں۔‘‘ (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۷ نمبر ۲۵۷ مورخہ ۸/ نومبر ۱۹۳۹ء)

بددیانت جماعت:

جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ یہاں (یعنی قادیان میں) ایک اسٹور قائم کیا گیا تھا۔ جماعت کے کچھ افراد نے اس میں روپیہ دیا تھا...... میرے نام ایک خط آیا ہے...... یہ بات کہ یہ کسی احمدی کہلانے والے کا ہے‘ اس سے معلوم ہوتی ہے کہ میرا نام خلیفۃ المسیح لکھا ہے...... (اس میں جو لکھا ہے) وہ یہ ہے کہ یہ احمدیوں کی دیانت کا حال ہے‘ جو دنیا میں بڑے بڑے دینداری کے دعویدار ہیں۔ اس کے بعد اس نے پہلے میری اسٹور کے متعلق سفارش نقل کی ہے کہ ’’جہاں تک میرا علم ہے‘ اسٹور کے کارکن دیانت دار ہیں‘‘ اس کو نقل کر کے (خط میں) کہا ہے کہ یہ ایک پھندا تھا جب روپیہ لوگوں نے دیا تو پھر روپیہ کھانا شروع کردیا اور یہاں تک پہنچایا کہ (اس دور کے) ساٹھ ہزار میں سے صرف اٹھارہ ہزار باقی رہ گیا (کہیں یہ سب کچھ مرزا محمود کی ملی بھگت سے تو نہیں کیا گیا؟ مرتب)۔‘‘ (خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین محمود مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج ۱۰ نمبر ۴۱‘ ۴۲ ص ۶ مورخہ ۲۳ تا ۲۷ نومبر ۱۹۲۲ء)

گالیاں کھلوانے والی جماعت:

’’گندے سے گندے الفاظ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کے متعلق کہے جاتے ہیں۔ تم خود دشمن سے وہ الفاظ کہلواتے ہو اور پھر تمہاری غیرت وہیں تک آ کر ختم ہوجاتی ہے۔ گورنمنٹ سے کہتے ہو وہ تمہاری مدد کرے‘ گورنمنٹ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ تمہاری مدد کرے؟‘‘ (مرزا محمود کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵‘ نمبر ۱۲۹‘ ص ۹ مورخہ ۵/ جون ۱۹۳۷ء)

احمق جماعت:

’’میں نے دیکھا ہے‘ قادیان کی لوکل جماعت کے پریذیڈنٹ (صدر یا امیر) چونکہ بدلتے رہتے ہیں‘ اس لئے ان کے متعلق یہ بات خوب نظر آتی ہے۔ ایک وقت جب ایک شخص پریذیڈنٹ ہوتا ہے تو دوسرا آ کر کہتا ہے: دیکھئے کیا اندھیر نگری ہے‘ کوئی پوچھتا ہی نہیں‘ ہر کوئی اپنی حکومت جتاتا ہے۔ لیکن جب دوسرے وقت وہی شخص خود پریذیڈنٹ ہوجاتا ہے تو شکایت کرتا ہے: پبلک (یعنی قادیانی) بالکل جاہل ہے

ختم نبوة

احمق ہے وہ تو کام کرنے ہی نہیں دیتی' گویا جب خود پریذیڈنٹ ہوتا ہے تو (قادیانی) پبلک کو احمق قرار دیتا ہے اور جب پبلک میں شامل ہو جاتا ہے تو (اپنے) پریذیڈنٹ کو احمق کہنے لگ جاتا ہے' (گویا پوری قادیانی جماعت ہی احمق ہے۔مرتب)۔" (خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰' نمبر ۱۴۶' ص ۷ مورخہ ۸/ جون ۱۹۳۳ء)

انگاروں والی جماعت:

"میں چاہتا ہوں کہ جو جو مظالم تم پر کئے جاتے ہیں' وہ تمہارے دلوں میں انگارے بن کر جمع ہوتے چلے جائیں لیکن ان کا دھواں باہر نہ نکلے یہاں تک کہ تم ان انگاروں سے جل کر اندر ہی اندر راکھ راکھ ہو کر بھسم ہو جاؤ۔" (خطبہ جمعہ از مرزا محمود مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۳' نمبر ۱۳۹' ص ۹ مورخہ ۱۲/ دسمبر ۱۹۳۵ء)

بے ایمان اور بے وقوف جماعت:

"تعجب ہے کہ جماعت کے لوگوں کو کیوں یہ خیال نہیں آتا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں چنا ہے' اس لئے ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔ ہم میں سے کتنے ایسے ہیں جو مایوس ہیں۔ کتنے ہیں جن کو خیال ہے کہ ہمارے اندر کچھ قابلیت نہیں۔ مگر اس سے زیادہ بے ادبی اور گستاخی کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کہتا ہے: تم دنیا کو فتح کرو گے' لیکن تم کہتے ہو: نہیں' ہم نہیں کر سکتے...... یہ انتہا درجہ کی بے ایمانی اور بے وقوفی ہے۔" (خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۸' نمبر ۳۰' ص ۷ مورخہ ۱۸/ دسمبر ۱۹۳۰ء)

منافقوں پر مشتمل جماعت:

"میں نے متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ جب بھی کوئی فتنہ اٹھتا ہے' منافقوں کے ذریعہ اٹھتا ہے اور میں نے ہمیشہ جماعت سے کہا ہے کہ منافقوں کو ظاہر کرو...... ایک درجن سے زائد آدمی قادیان میں ایسے رہتے ہیں جن کی مجالس میں فتنہ انگیزی کی گفتگوئیں ہوتی رہتی ہیں۔" (خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۵/ اگست ۱۹۳۴ء)

جھگڑالو جماعت:

"مجھے ان (قادیانی) لوگوں کو ڈھیل دیتے دیتے ایک لمبا عرصہ ہو گیا ہے اور اب بھی میں انہیں کچھ نہیں کہتا مگر میں انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سوچیں ان کا اپنا طریق عمل کیا ہے۔ ان کی اپنی تو یہ حالت ہے کہ وہ اس بات پر لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں کہ ہمیں فلاں عہدہ کیوں نہیں دیا گیا؟ فلاں کیوں دیا گیا؟ فلاں کے ماتحت ہم رہنا نہیں چاہتے۔ کبھی تنخواہ پر جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ تمام باتیں بتلاتی ہیں کہ ان کے دماغ کی کل بگڑی ہوئی ہے' ورنہ کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کو اگر برا بھلا کہا جائے تو انہیں غصہ نہیں آتا لیکن اپنی کوئی بات ہو تو جھگڑے بغیر نہیں رہ سکتے۔" (اخبار الفضل قادیان جل ۲۲ نمبر ۹۴' ص ۹ مورخہ ۵/ فروری ۱۹۳۵ء)

غیر مہذب اور غیر شائستہ جماعت:

"بعض دفعہ (میری) بغل کے نیچے سے کوئی ہاتھ نمودار ہو رہا ہوتا ہے اور بعض دفعہ میں آگے ہوتا ہوں اور کوئی پیچھے سے میرے ہاتھ کو مروڑ رہا ہوتا ہے اور میں قیاس سے سمجھتا ہوں کہ کوئی مصافحہ کرنا چاہتا ہے' پھر میں نے کئی بار دیکھا ہے بعض لوگ میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہیں...... پھر میری یہ حالت ہے کہ اگر میرے بدن پر ہاتھ رکھ دیا جائے تو میری حالت ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اور دم گھٹنے لگتا ہے...... تو برکت حاصل کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں مگر مجھے ایسی گدگدی اور کھجلی ہوتی ہے کہ طبیعت میں سخت انقباض پیدا ہوتا ہے' پھر کئی لوگ ہیں کہ وہ دبانے لگتے ہیں مگر دو چار بار دبا کر پھر کمر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں' حالانکہ یہ تو برابر کے دوست کے لئے بھی معیوب بات ہے' چہ جائیکہ امام جماعت کے لئے۔ ہماری مجالس میں باہر سے غیر احمدی بلکہ غیر مسلم بھی آ کر بیٹھتے ہیں اور عام طور پر ہماری جماعت کو مہذب اور شائستہ سمجھا جاتا ہے۔ ایسی حالت دیکھ کر ان لوگوں پر کیا اثر ہوتا ہوگا؟ (ظاہر ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مہذب اور غیر شائستہ ہی سمجھیں گے۔مرتب)" (خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۱ نمبر ۱۴۹ ص ۵ تا ۷' مورخہ ۱۴/ جون ۱۹۳۴ء)

نفس پرور جماعت:

"پس جو لوگ دنیا میں نفسانفسی میں ہی پڑے رہتے ہیں' قیامت کے روز ان سے بھی نفسی نفسی کا معاملہ ہوگا۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کی تازہ مثال ہم میں موجود ہے۔ ایک (قادیانی) شخص کی لڑکی فوت ہوگئی۔ وہ اکیلا اس کا جنازہ لے کر گیا اور راستہ میں دو ایک آدمی اور مل گئے۔ یہ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ میں بوجہ بیماری کے اس جنازہ کے ساتھ نہ جا سکا۔" (خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۸' نمبر ۱۰' ص ۸ مورخہ ۱۲/ اگست ۱۹۲۰ء)

ایک پیسے سے بھی کم حیثیت جماعت:

"اگر ہزاروں احمدیوں کی جانیں بھی چلی جائیں تو پھر بھی ان کی اتنی حیثیت بھی نہ ہوگی' جتنی ایک کروڑ پتی کے لئے ایک پیسہ کی ہوتی ہے۔" (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۲' نمبر ۷۲' ص ۸ مورخہ ۱۳/ دسمبر ۱۹۳۴ء)

☆☆......☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کی سہ ماہی میٹنگ کی رپورٹ

ملتان (رپورٹ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کی سہ ماہی میٹنگ دفتر مرکزیہ میں منعقد ہوئی‘ جس کی صدارت مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے کی۔ اجلاس میں ملک بھر سے آئے ہوئے تقریباً چالیس کے لگ بھگ مبلغین نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مجلس کی ممبر سازی شروع کی جائے۔ چنانچہ فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل حضرات کو مختلف اضلاع و ڈویژن کا ناظم انتخاب مقرر کیا گیا:

مولانا نذیر احمد تونسوی: کراچی‘ مولانا محمد نذر عثمانی: حیدرآباد‘ دادو‘ سانگھڑ‘ نواب شاہ‘ مولانا محمد علی صدیقی: بدین‘ میرپور خاص‘ مولانا خان محمد جمالی: مٹھی‘ عمرکوٹ‘ بشمول کنری‘ مولانا محمد حسین ناصر: گھوٹکی‘ سکھر‘ جیکب آباد‘ شکار پور‘ لاڑکانہ‘ نوشہرو فیروز ان کی معاونت و سرپرستی مولانا بشیر احمد کریں گے۔ مولانا احمد بخش: ضلع رحیم یار خان‘ مولانا محمد اسحاق ساقی: بہاولپور‘ لودھراں‘ مولانا محمد قاسم رحمانی: بہاولنگر اور ضلع وہاڑی کی کچھ تحصیلیں‘ مولانا عبدالحکیم نعمانی: خانیوال‘ ساہیوال اور وہاڑی کے کچھ علاقے‘ مولانا عبدالرزاق مجاہد: قصور‘ اوکاڑہ اور پاکپتن‘ مولانا غلام حسین: جھنگ‘ ٹوبہ ٹیک سنگھ‘ فیصل آباد‘ مولانا غلام مصطفیٰ: سرگودھا اور خوشاب میں مولانا محمد اکرم طوفانی کی معاونت کریں گے اور ضلع جھنگ کی تحصیل چنیوٹ بشمول چناب نگر‘ مولانا عزیز الرحمن ثانی: لاہور‘ شیخوپورہ‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی معاونت کریں گے۔ مولانا فقیر اللہ اختر: گوجرانوالہ‘ حافظ آباد‘ حافظ محمد ثاقب معاون ہوں گے۔ مولانا عارف ندیم: سیالکوٹ اور نارووال‘ مفتی خالد میر: میرپور‘ کوٹلی‘ پلندری‘ راولاکوٹ‘ باغ‘ مظفر آباد (آزاد کشمیر)‘ قاضی احسان احمد: اسلام آباد‘ مفتی محمود الحسن: راولپنڈی‘ چکوال‘ کوہاٹ‘ اٹک‘ نوشہرہ‘ پشاور‘ پشاور میں مولانا نور الحق نور اور کوہاٹ میں حاجی محمد علی معاونت کریں گے۔ مولانا محمد طیب فاروقی: منڈی بہاؤالدین‘ گجرات اور جہلم‘ مولانا محمد اکرم طوفانی: سرگودھا‘ خوشاب کی ممبر سازی کی نگرانی کریں گے۔ مولانا عبدالستار حیدری: لیہ‘ بھکر‘ میانوالی‘ مولانا امام الدین قریشی: ڈیرہ غازی خان‘ راجن پور‘ مظفر گڑھ‘ مولانا بشیر احمد معاونت کریں گے۔ مولانا نور الحق نور: پشاور‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی: ضلع ملتان‘ ڈیرہ اسماعیل خان‘ بنوں اور سندھ کے کچھ علاقوں کی ممبر سازی اور جماعت سازی کی نگرانی و معاونت کریں گے۔

اجلاس میں طے ہوا کہ ممبر سازی جمادی الاخریٰ تک جاری رہے گی۔ مجلس کے دستور کے مطابق جہاں پچیس ممبر ہوں‘ وہاں انتخاب اور ایک ممبر مجلس عمومی کا منتخب کیا جائے گا‘ جو ایک سو ممبران کا نمائندہ ہوگا‘ جب ممبران کی تعداد ۱۰۱ ہو جائے گی تو مرکز کے لئے دوسرا منتخب کیا جائے‘ اور یہ تعداد دو سو تک ہوگی اور جب ممبران کی تعداد دو سو ہو جائے گی تو مرکز کے لئے تین نمائندے ہوں گے۔

ردقادیانیت کورسز:

۲۷‘۲۸/ اپریل کو لاہور‘ یکم مئی کو منڈی بہاؤالدین‘ ۳ تا ۵/ مئی کو گوجرانوالہ‘ ۶‘ ۷/ مئی کو سیالکوٹ‘ ۸ تا ۱۰/ مئی کو اسلام آباد اور ۲۲‘۲۳/ مئی کو بہاولنگر میں ردقادیانیت کورس ہوں گے جن میں مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لیکچر دیں گے۔

اجلاس میں طے ہوا کہ اسکولوں‘ کالجوں‘ دفاتر‘ عدالتوں میں لٹریچر تقسیم کیا جائے‘ مساجد کے علاوہ گھروں کی بیٹھکوں میں خطابات و بیانات کئے جائیں۔ مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر کے علاوہ سرگودھا‘ خوشاب اور تحصیل چنیوٹ میں بھی وقت دیں گے۔ ہر ہفتہ میں تین روز بدھ‘ جمعرات اور جمعہ چناب نگر اور ہر ماہ ایک ہفتہ مستقل یعنی جمعہ سے اگلے جمعہ تک چناب نگر کی ضروریات اور مسائل کے لئے دیں گے۔ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت‘ قادیانیت سے نفرت پر ایک مختصر ہینڈبل مولانا محمد اکرم طوفانی‘ قاضی احسان احمد‘ مولانا محمد طیب فاروقی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرتب کریں گے۔ بعدازاں اسے کثیر تعداد میں شائع کر کے ملک بھر میں تقسیم کیا جائے گا۔ تمام مبلغین سے درخواست کی گئی کہ اپنے اپنے حلقے کے قادیانیوں کے نام اور ایڈریس لکھ کر دفتر مرکزیہ بھجوائیں اور ایسے ہی دوسرے جماعتی رفقاء بھی ۲۹/ محرم کو جمعۃ المبارک کے روز ملتان میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ یکم صفر کو مرکزی مجلس شوریٰ کی میٹنگ کا فیصلہ کیا گیا۔ ۱۵/ مارچ کو کانفرنس چوبارہ ضلع لیہ‘ ۱۱/ اپریل کو ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم‘ ۱۲/ اپریل کو میرپور خاص‘ ۱۳/ اپریل کو کنری‘ ۱۴/ اپریل کو عمرکوٹ‘ ۱۵/ اپریل کو مٹھی‘ ۱۷/ اپریل کو جیکب آباد‘ ۱۸/ اپریل کو لاڑکانہ‘ ۱۹/ اپریل کو دادو‘ ۲۰/ اپریل کو پنوعاقل‘ ۲۱/ اپریل کو خیرپور میرس اور آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے لئے ۲۴/ اکتوبر کی تاریخیں متعین کی گئیں۔ مذکورہ بالا کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا بشیر احمد‘ مولانا خدا بخش‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے علاوہ مختلف دینی جماعتوں کے قائدین ایم این اے‘ ایم پی اے اور سینیٹرز کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ نیز اسلام آباد میں کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور قائد جمعیت علماء اسلام مولانا فضل الرحمن مدظلہ سے وقت لینے کے بعد اس کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ کا اعلان کیا جائے گا۔

ختم نبوۃ

اخبار عالم پر ایک نظر

ملک بشیر احمد کا سانحہ ارتحال

ڈیرہ اسماعیل خان (پ ر) جمعیت علماً اسلام کے مرکزی ناظم مالیات خواجہ محمد زاہد کے چچا خواجہ ملک بشیر احمد طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔ مرحوم کی نماز جنازہ حضرت اقدس مولانا صاحبزادہ محمود صاحب دامت برکاتہم نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں جمعیت علماً اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن' شیخ الحدیث حضرت مولانا علاؤالدین' متحدہ مجلس عمل کے صوبائی صدر مولانا قاضی عبداللطیف' جمعیت علماً اسلام کے رہنماؤں اور کارکنوں کے علاوہ شہر کی سیاسی' مذہبی اور سماجی شخصیات نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مرحوم کے صاحبزادوں ملک نذیر احمد' حافظ حسین احمد' مرحوم کے بھتیجے خواجہ محمد زاہد اور ان کے صاحبزادے حافظ امیر معاویہ سے تعزیت کرتے ہوئے جمعیت علماً اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن' قاضی عبداللطیف' حضرت مولانا علاؤالدین' وزیر زادہ' ادریس خان' مولانا عطاء اللہ شاہ' قاری عطاء الرحمٰن' شیخ عزیز الرحمٰن' حافظ عبدالمجید گوگا خیل' حافظ محمد شاہد' حماد اللہ فاروق' کامرس کالج کے پرنسپل محمد طارق اعوان' پروفیسر محمد سلیم کے علاوہ شہر کی دیگر معزز شخصیات نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

''جماعت احمدیہ'' بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ہے

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) سول اور فوج کے اہم عہدوں سمیت حساس پوسٹوں پر فائز سکہ بند قادیانی ملک کے اسلامی ونظریاتی تشخص کو تباہ کرنے کے لئے خفیہ پلاننگ کر رہے ہیں' حکومت کے اردگرد انہوں نے اپنے پاؤں مضبوط کر لئے ہیں' دینی اقدار اور علمائے کرام کو بدنام کرنے میں قادیانی گروہ نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ متحدہ مجلس عمل اور دیگر مذہبی و سیاسی رہنماؤں کو اس کا ادراک کرنا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ضلع ساہیوال کے تبلیغی دورے کے دوران صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں اور عیسائیوں کی طرف سے قانون تحفظ ناموس رسالت کو ختم کرنے کے مطالبات امت مسلمہ کے مذہبی معاملات پر براہ راست حملہ ہیں۔ اس طرح کے مطالبات کرنے والے عناصر کو حربی کافروں کا درجہ دیا جائے اور اس کے لئے حکومت فی الفور قانون سازی کرے' انہوں نے کہا کہ فتنہ قادیانیت عصر حاضر کا سب سے بڑا فتنہ ہے۔ قادیانی کافر ہو کر بھی اسلامی شعائر کو استعمال کر کے اقوام عالم کو گمراہ کر رہے ہیں۔ عالمی سطح پر اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنے والا قادیانی ٹولہ اغوا' دہشت گردی اور تخریب کاری کی وارداتوں میں ملوث ہے۔ ''جماعت احمدیہ'' بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ہے' پاکستان کے آئین سے بغاوت' اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ اور جہاد کے بارے میں نازیبا الفاظ کا استعمال قادیانیوں کا وطیرہ بن چکا ہے۔ حکومت قادیانی جماعت پر پابندی عائد کر کے اس کے سرکردہ رہنماؤں کو آئینی مجرموں کی حیثیت سے گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فتنہ قادیانیت کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانے کا عزم کر رکھا ہے۔ پوری دنیا میں قادیانیت کے تعاقب کے لئے منظم بنیادوں پر کام ہو رہا ہے۔ دریں اثنا مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے نور شاہ' کمیر شریف' عارف والا' یوسف والا اور ملکہ ہانس سمیت متعدد مقامات کا تبلیغی دورہ کیا اور جماعت رفقاء سے تبادلۂ خیال کیا۔

مولانا عبدالحکیم نعمانی کا ضلع ساہیوال کا تبلیغی دورہ

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) ضلع ساہیوال میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی سرگرمیوں اور تخریبی کارروائیوں کے تدارک کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ضلع ساہیوال کا تبلیغی دورہ کیا' جس کے دوران جامع مسجد الحبیب' جامع مسجد بلال' جامع مسجد مدینہ' جامع مسجد غلہ منڈی' جامع مسجد مینار والی' جامع مسجد رابعہ' جامع مسجد قادری راشدی' جامعہ رشیدیہ علوم

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

شریعہ اور جامع محمدیہ سمیت مختلف اسکول اور کالجوں میں پر مغز اور اصلاحی بیانات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فتنہ قادیانیت عصر حاضر کا سب سے بڑا فتنہ ہے جو انکار ختم نبوت اور انکار جہاد کے روپ میں سامراجی قوتوں کے بل بوتے پر پروان چڑھا ہے۔ یہ فتنہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منظم اور جرأت مندانہ تعاقب کی وجہ سے اب بلکتے ہوئے بچوں کی طرح اپنی نام نہاد مظلومیت کی ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ اپنی مظلومیت کا واویلا کرنے والے قادیانیوں نے بے گناہ شہدائے ختم نبوت کا خون بہایا۔ اب بھی یہ گروہ بین الاقوامی دہشت گردوں کو اسپانسر کر رہا ہے۔ اس دوران انہوں نے قاری سعید بن شہید مولانا عبدالغنی' مولانا محمد احسن' قاری محمد ناصر' مولانا سید انعام اللہ شاہ بخاری' قاری عبدالجبار' محمد اسلم بھٹی' رانا عبدالشکور طاہر' چوہدری غلام مرتضیٰ کونسلر اور پروفیسر عبدالخالق نجمی سے خصوصی ملاقاتیں کیں اور جماعتی رفقاء سے مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیال کیا۔ دریں اثناء مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے قصبہ نور شاہ کا تبلیغی دورہ کیا اور جامع مسجد مدینہ میں عقیدۂ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر جاندار تقاریر کیں اور قادیانی دجل و تلبیس کا خوب پردہ چاک کیا۔ مولانا نے رانا محمد عابد' ڈاکٹر نثار احمد اور رانا عابد حسین سے جماعتی نظم و نسق کے حوالے سے گفتگو فرمائی۔ نیز نور شاہ کے گرد و نواح میں واقع دیگر گاؤں کا بھی تبلیغی دورہ کیا۔ بعد ازاں انہوں نے عید شریف کا قادیانیت شکن دورہ کیا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام' جامع مسجد عثمانیہ لاری اڈا' مدرسہ تعلیم القرآن میں دروس کی محافل سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب تک ہمارے جسم میں زندگی کی رمق باقی ہے فتنہ قادیانیت سمیت دیگر گستاخان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں قادیانیت کے تعاقب سے نہیں روک سکتی۔ انہوں نے کہا کہ چناب نگر سمیت پورے ملک میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر عملدرآمد کی حالت غیر تسلی بخش ہے۔ حکومت آئین کی بالادستی قائم رکھتے ہوئے امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر موثر اور فوری عملدرآمد کو یقینی بنائے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت قادیانیوں کے بارے میں گومگوی پالیسی ختم کرکے فتنہ قادیانیت کے خلاف واضح اور آزاد داخلہ و خارجہ پالیسیوں کا فوری اعلان کرے۔ دریں اثناء ساہیوال کی تحصیل چیچہ وطنی میں دفتر ختم نبوت میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالحکیم نعمانی نے عقیدۂ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے اہم اور حساس موضوعات پر روشنی ڈالی اور کارکنوں کو ان کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ فتنہ قادیانیت کی موجودہ صورت حال کے حوالہ سے انہوں نے کہا کہ اس وقت کلیدی آسامیوں پر فائز اصلی و نسلی قادیانی حکومت کو مس گائیڈ (گمراہ) کر رہے ہیں اور سرکاری و قومی خزانہ کو قومی مفادات کی بجائے قادیانیت اور اسلام دشمنی کے فروغ کے لئے خرچ کر رہے ہیں' نیز وہ موجودہ حکومتی سیٹ اپ کو علمائے کرام اور مذہبی و دینی جماعتوں کے خلاف کارروائیوں کے لئے اکسا رہے ہیں۔ حکومت پاکستان کا اہم فرض ہے کہ وہ حساس عہدوں پر فائز جنونی قادیانیوں کو برطرف کرے اور ان کی اسلام و ملک دشمن شرانگیزیوں اور خفیہ سازشوں کے خلاف فوراً ایکشن لے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کا دورۂ ڈیرہ اسماعیل خان

ڈیرہ اسماعیل خان (محمد امیر معاویہ) ۲ مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر' مرشد العلماء خواجہ خواجگان' شیخ المشائخ' پیر طریقت' حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے۔ دوپہر ۱۱ بجے آپ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم مالیات خواجہ محمد زاہد کی رہائش گاہ پر تشریف لائے' جہاں انہوں نے حضرت اقدس کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا۔ آپ نے معتقدین کے مسائل سنے اور ان کو وظائف بتائے اور کہا کہ نماز کی پابندی سب سے بڑا وظیفہ ہے' اس کے ساتھ ساتھ ذکر و اذکار کی بھی اپنی اہمیت ہے' لہٰذا وظائف اور ذکر کی پابندی بھی لازمی کریں۔ بعد ازاں آپ نے بیعت کی خواہش مند مستورات کو بیعت کیا۔ دوپہر کے کھانے کا اہتمام حاجی فضل قادر نے کیا تھا۔ بعد نماز ظہر جامع عیدگاہ کلاں میں مجلس ذکر ہوئی' جس میں حضرت اقدس کے متعلقین اور عوام کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ بعد ازاں حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نے درس قرآن پاک دیا اور ذکر کی فضیلت و اہمیت بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ پاک نے قرآن مجید کے اندر بار بار ذکر کرنے کے بارے میں تاکید کی ہے۔ ذکر بہت بڑا عمل ہے۔ ذکر میں صرف وظائف داخل نہیں بلکہ نماز کا پڑھنا بھی ذکر ہے' قرآن پاک کی تلاوت بھی ذکر ہے اور یہ وظائف بھی ذکر ہیں۔ نماز اور قرآن پاک کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وظائف اور ذکر بھی اللہ

باقی صفحہ ۷ پر

لاکھوں سلام

حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی

تاجدار نبوت پہ لاکھوں سلام … شہریار نبوت پہ لاکھوں سلام

سید الاولینؑ سید الآخرین … نامدار نبوت پہ لاکھوں سلام

فخر اولاد آدمؑ پہ اربوں درود … افتخار نبوت پہ لاکھوں سلام

وہ جب آئے جہاں میں بہار آگئی … نوبہار نبوت پہ لاکھوں سلام

جلوہ گاہ محمدؐ وہ غار حرا … جلوہ زار نبوت پہ لاکھوں سلام

جبرئیل امیںؑ مرحبا مرحبا … رازدار نبوت پہ لاکھوں سلام

نور پاش رسالت پہ دائم درود … نور بار نبوت پہ لاکھوں سلام

وہ جو فاران کی چوٹیوں سے اٹھا … شہسوار نبوت پہ لاکھوں سلام

جس پہ ختم نبوت کا دار و مدار … اس مدار نبوت پہ لاکھوں سلام

ہر نبی کی رسالت ہوئی معتبر … اعتبار نبوت پہ لاکھوں سلام

روکش حسن یوسف ہے جس کا جمال … اس نگار نبوت پہ لاکھوں سلام

سدرۃ المنتہیٰ جس کی گرد سفر … راہوار نبوت پہ لاکھوں سلام

بدر میں تو نزول ملائک ہوا … کارزار نبوت پہ لاکھوں سلام

کیا کہوں جو احد سے محبت رہی … کوہسار نبوت پہ لاکھوں سلام

جو قدوم مبارک کی زینت رہا … اس غبار نبوت پہ لاکھوں سلام

کوئی دیکھے رفاقت ابوبکرؓ کی … یار غار نبوت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ! فاروقؓ کا دبدبہ … ذی وقار نبوت پہ لاکھوں سلام

بہر عثمانؓ رضواں کی بیعت ہوئی … جاں نثار نبوت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰؓ باب شہر علوم نبیؐ … شاہکار نبوت پہ لاکھوں سلام

جس کے دو پھول پیارے حسنؓ اور حسینؓ … شاخسار نبوت پہ لاکھوں سلام

ہر صحابیؓ نبیؐ پر تصدق رہا … جاں سپار نبوت پہ لاکھوں سلام

ساری امت پہ ہوں ان گنت رحمتیں … پاسدار نبوت پہ لاکھوں سلام

جس کو ترسا کیے چشم و دل اے نفیس
اس دیار نبوت پہ لاکھوں سلام

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول آخرینؐ، سیرت الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے — بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاءَ اللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے